ارشاد باری تعالیٰ

وَاٰتُوا الۡیَتٰمٰۤی اَمۡوَالَہُمۡ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الۡخَبِیۡثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاۡکُلُوۡۤا اَمۡوَالَہُمۡ اِلٰۤی اَمۡوَالِکُمۡ ؕ اِنَّہٗ کَانَ حُوۡبًا کَبِیۡرًا ○ (النساء:3)

ترجمہ: اور یتامیٰ کو ان کے اموال دو۔ اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو۔ اور اُن کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 20

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 رمضان 1441 ہجری قمری • 14 ہجرت 1399 ہجری شمسی • 14 مئی 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 مئی 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سُست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اُس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے

خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں، نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

عبودیّت اور ربوبیّت کے رشتہ کی حقیقت

مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی کھانے کا مزا نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا، روپیہ خرچ کرتا، دُکھ اُٹھاتا ہے کہ وہ مزا حاصل ہو۔ وہ نامراد جو اپنی بیوی سے لذت حاصل نہیں کر سکتا، بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ! وہ مریضِ دل، وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی؟ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے! کیسا ہی محروم ہے! عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پا لیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مُستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاشِ حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔ قرآن کریم میں ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے صالحین کی مثال عورتوں سے دی ہے۔ اس میں بھی سِرّ اور بھید ہے۔ ایمان لانے والوں کو مریم اور آسیہ سے مثال دی ہے یعنی خدا تعالیٰ مشرکین میں سے مومنوں کو پیدا کرتا ہے۔ بہرحال عورتوں سے مثال دینے میں دراصل ایک لطیف راز کا اظہار ہے یعنی جس طرح عورت اور مرد کا باہم تعلق ہوتا ہے اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کا رشتہ ہے۔ اگر عورت اور مرد کی باہم موافقت ہو اور ایک دوسرے پر فریفتہ ہو تو وہ جوڑا ایک مبارک اور مفید جوڑا ہوتا ہے ورنہ نظام خانگی بگڑ جاتا ہے اور مقصود بالذّات حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مرد اور جگہ خراب ہو کر صدہا قسم کی بیماریاں لے آتے ہیں۔ آتشک سے مجذوم ہو کر دنیا میں ہی محروم ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اولاد ہو بھی جاوے تو کئی پُشت تک یہ سلسلہ برابر چلا جاتا ہے اور ادھر عورت بے حیائی کرتی پھرتی ہے اور عزت وآبُرو کو ڈبو کر بھی سچی راحت حاصل نہیں کر سکتے۔ غرض اس جوڑے سے الگ ہو کر کس قدر بدنتائج اور فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح پر انسان روحانی جوڑے سے الگ ہو کر مجذوم اور مخذول ہو جاتا ہے۔ دنیاوی جوڑے سے زیادہ رنج و مصائب کا نشانہ بنتا ہے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کے جوڑے سے ایک قسم کی بقا کے لئے حظ ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کے جوڑے میں ایک ابدی بقا کے لئے حظّ موجود ہے۔ صوفی کہتے ہیں جس کو یہ حظّ نصیب ہو جاوے وہ دنیا اور مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھ کر ترجیح رکھتا ہے۔ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اس کو معلوم ہو جاوے تو اس میں ہی فنا ہو جاوے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا اور اُن کی نمازیں صرف ٹکریں ہیں اور اوپرے دل کے ساتھ ایک قسم کی قبض اور تنگی سے صرف نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہیں۔ مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے جب مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ وہ دنیا میں معتبر اور قابلِ عزت سمجھے جاویں اور پھر اس نماز سے یہ بات ان کو حاصل ہو جاتی ہے یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ پھر اُن کو کیوں یہ کھا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور بے دلی کی نماز سے ان کو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے تو کیوں ایک سچے عابد بننے سے ان کو عزت نہ ملے گی اور کیسی عزت ملے گی۔

نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اُس کا علاج

غرض میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سُست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سُستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مُستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں اُن کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزے کو چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور موذّن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا اُن کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابلِ رحم ہیں۔ بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دُکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔ پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سُرور کے ساتھ دیکھتا ہے، تو وہ اُسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اُٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر اور کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے، وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سُرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔ یہاں تک کہ اُس کو سرور آ جاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذّات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رُجحان نماز میں اُسی سُرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 140 تا 143، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

عید کے پرمسرت موقع پر تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارک باد

جب سب لوگ عملی زندگی میں ایک دین پر جمع ہو جائیں گے تو اس کے نتیجہ میں جو عید ہوگی وہ اصل عید اور بڑی عید ہوگی اور اس عید کا کرنا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے

احمدیوں کو اس حقیقی عید کے حصول کے لیے عملی اصلاح کی طرف توجہ کرتے ہوئے تبلیغ کے لیے مزید کوشش کرنے کی تحریک

اسیران راہ مولیٰ، شہدائے احمدیت کے لواحقین، خادمین سلسلہ، واقفین زندگی، مبلغین سلسلہ، تمام احمدیوں نیز مسلم امت کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ عید الفطر فرمودہ مورخہ 5/جون 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (یو.کے)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے قریباً سو سال سے زائد عرصہ پہلے عید پہ، ایک خطبہ دیا تھا وہ مضمون آج بھی بہت اہم ہے۔ اس لیے اس خطبہ سے استفادہ کرتے ہوئے میں آج عید کے حوالے سے کچھ باتیں کروں گا۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ خوشی درحقیقت اجتماع کا نام ہے اور اس لحاظ سے عید اجتماع کا نام ہے اور سب سے بڑی عید وہی ہو سکتی ہے جس میں سب سے بڑا اجتماع ہو اور اس سب سے بڑے اجتماع کی بنیاد کب پڑی جس کی وجہ سے سب سے بڑی عید کا موقع پیدا ہوا؟ وہ اس وقت ہوا جب اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے انسان نے تمام دنیا کو پکار کر کہا کہ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف: 159) کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

دنیا نے چھوٹی چھوٹی بہت سی عیدیں دیکھی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت بھی عید ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت بھی عید ہوئی۔ حضرت مسیح اور تمام انبیاء کے وقت میں عیدیں ہوئیں لیکن یہ تمام عیدیں ان علاقوں میں ہوئیں جہاں یہ نبی پیدا ہوئے یا جس قوم میں مبعوث ہوئے۔ اس لیے یہ سب چھوٹی چھوٹی عیدیں ہیں مگر حضرت آدمؑ سے لے کر اگر دنیا میں کوئی بڑی عید ہوئی تو وہ وہی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک انتہائی پیارے کو کہا کہ تم اپنے ذریعہ سے تمام جہان کو ایک جگہ جمع کرو۔ پس یہی بڑی عید تھی جس میں خدا تعالیٰ نے اپنے خاص کلام کے ذریعہ تمام جہان کو اپنے محبوب کی معرفت تمام دنیا کو یہ حکم دیا کہ اس کے ہاتھ پر جمع ہو جاؤ۔

پھر ایک عید کا دن وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کر کے تکمیل تبلیغ اور اشاعت دین کا ذمہ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر خود ذمہ لیا اور وہ دن آیا جب لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ (التوبۃ: 33) کا ہونا مقدر تھا۔ یقیناً شریعت اسلام کی تکمیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی۔ آپ کے آنے پر سب دنیا کو کہا گیا کہ اب ایسا نبی مبعوث ہوا ہے جس کے ساتھ بہت ہی وسیع خزانے ہیں۔ تم اس کے ساتھ آؤ اور جو کچھ چاہتے ہو لو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے ہمارے نبیؐ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تا بذریعہ اس تعلیم قرآنی کے جو تمام عالَم کی طبائع کیلئے مشترک ہے، دنیا کی تمام متفرق قوموں کو ایک قوم کی طرح بناوے۔ خدا نے تکمیل اس فعل کی، جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفا ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس اس غلام صادق کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا و مطاعؐ کی اتباع میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (الاعراف: 159) کہ مسیح موسویؑ نے تو مانگنے والوں کو دھتکار دیا تھا لیکن مسیح محمدیؐ کو اس غلامی کی وجہ سے وسیع دسترخوان عطا فرمایا جہاں کسی کو بیٹھنے سے دھتکارا نہیں گیا بلکہ بلا بلا کر کہا جا رہا ہے کہ اس دسترخوان سے کھاؤ۔ اس لیے ہر نئی روح جو اس دسترخوان پر بیٹھ کر ہم میں شامل ہوتی ہے ہمارے لیے خوشی اور عید کا باعث ہوتی ہے۔ یہ شریعت کے احکام پر جمع ہونے کی عید ہے اور جب سب لوگ عملی زندگی میں ایک دین پر جمع ہو جائیں گے تو اس کے نتیجہ میں جو عید ہوگی وہ اصل عید اور بڑی عید ہوگی اور اس عید کا کرنا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ پس اگر حقیقی عید کا کرنا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ کس طرح ہم اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمارے لیے جو لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے اس پر عمل کر کے ہم جلد سے جلد اس حقیقی عید کو لانے کے سامان کر سکتے ہیں۔ آپؑ نے جو نصائح فرمائیں ان میں سے مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں۔

فرمایا کہ ایسی فطرت حاصل کرو کہ خدا تعالیٰ کی محبت کسی غرض کیلئے نہ ہو۔ قرآن کو بکثرت پڑھو اور اپنے عملوں کو اس کے مطابق ڈھال کر عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں دنیا پر ظاہر کرو۔ فرمایا کہ تبلیغ کیلئے تقویٰ بھی ضروری ہے۔

پھر فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کرو۔ یہ دونوں تمہارے فرائض میں داخل ہیں۔ پھر فرمایا کہ جماعت کو اقرار توحید اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور ذکر الٰہی اور اپنے بھائیوں کے حق ادا کرنے میں خاص رنگ پیدا کرنا چاہیے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں سچی توبہ کرو اور خدا تعالیٰ کو سچائی اور وفاداری سے راضی کرو۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔ تہجد میں باقاعدگی اختیار کرو۔ نوافل کی طرف توجہ دو۔ اپنے دینی علم کو بڑھاؤ۔ تقویٰ میں ترقی کرو۔ حق کا ہمیشہ ساتھ دو۔ سچائی پر قائم رہو، کبھی جھوٹ تمہارے سے نہ نکلے۔ جو مسیح موعودؑ کے منکر ہیں ان کیلئے بھی دعا کرو۔ نئے شامل ہونے والوں سے حسن سلوک کرو اور اپنے عملی نمونے ایسے دکھاؤ کہ تمہیں دیکھ کے ان کی تربیت ہوتی جائے۔

حضور انور نے فرمایا پس بہت توجہ اور محنت سے ہمیں آپؑ کی بیعت کا حق ادا کرنے اور اپنے سپرد کام کے سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔ تمام دنیا کیلئے ایک نبی بھیجنا خدا کا کام تھا۔ دنیا کیلئے کامل اور مکمل شریعت بھیجنا خدا کا کام تھا۔ پھر تکمیل تبلیغ کیلئے تکمیل اشاعت کیلئے حضرت مسیح موعود کو بھیجنا خدا کا کام ہے۔ مگر عید منانا اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس لیے جماعت کے لوگوں کو توجہ اور غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم ایسا اجتماع کریں جو حقیقی عید دکھانے والا ہو کیونکہ حقیقی عید اور سچی عید وہی ہوگی جب خدا تعالیٰ کے کلام پر سب لوگ جمع ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا مسیح موعود کا زمانہ وہ ہے جب اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ حاصل ہو جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کے ذریعہ پھیلا کر سب دنیا کو ایک جگہ پر جمع کر دیا جائے گا۔ اس وقت ان شاء اللہ ہماری اصل عید ہوگی۔ جب تک وہ عید نہیں ہے صرف ان عیدوں پر خوش نہیں ہو جانا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا آپؑ نے ہم سے وعدہ بھی لیا ہوا ہے پس اس کیلئے ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔

خدا تعالیٰ ہمارے دلوں سے دنیا کی ملونی دور کر دے اور اپنی محبت کو ہمارے دلوں میں جگہ دے۔ اپنے دین اپنے جلال اور اپنی شان کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور مقام ہم دنیا کو بتانے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمارے دلوں کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی محبت سے بھر دے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت میں بیان کردہ اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔“

حضور انور نے فرمایا: اب اسکے بعد ہم دعا کریں گے۔ دعا سے پہلے میں آپ کو بھی اور تمام دنیا کے احمدیوں کو عید کی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ دعا میں اسیران راہ مولیٰ کو یاد رکھیں جو بعض جگہوں پر بڑی سخت مشکلات میں جیلوں میں بند ہیں اور موسم کی شدت بھی بڑی ہے۔ شہداء کے بیوی بچوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سلسلہ کے خادموں کو، واقفین زندگی کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مبلغین کو دعاؤں میں یاد رکھیں جو مختلف دنیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں ہمت بھی پیدا کرے اور ان میں وفا بھی پیدا کرے اور ان میں پہلے سے بڑھ کر جوش بھی پیدا کرے کہ وہ توحید کا پیغام جہاں جہاں وہ متعین ہیں وہاں کے ہر شخص کو پہنچانے والے ہوں، یہ مائدہ بانٹنے والے ہوں۔ تمام احمدیوں کیلئے عمومی طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی حفاظت میں رکھے، حاسدوں کے حسد اور شر سے محفوظ رکھے۔ مسلم اُمہ کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ مسیح موعود کو ماننے والے ہوں اور دجالی چنگل میں جو پھنسے ہوئے ہیں اس سے نکلنے والے ہوں، اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو یہ دوبارہ قائم کرنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ دعا کر لیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مبارک ہو دوبارہ۔ السلام علیکم۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

’’ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں‘‘

اصل ایمان تو یہ ہے اور تقویٰ کا تقاضا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے عہد بھی پورے کرو
اور باریکی میں جا کر پورے کرو اور اسی طرح اس کی امانتوں کے حق بھی ادا کرو اور باریکی میں جا کر ادا کرو

تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں

نیک آدمی ہو اور سعید فطرت ہو، لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا ہو
اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے والا ہو، عاجز ہو تو فرمایا کہ لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے، یہ بھی تبلیغ کرنے کا ایک ذریعہ ہے

قرآن کریم کی واضح ہدایت ہے کہ مریض ہو تو نہ رکھو، مریض ہونے کے امکان پر کہ مریض بن جائیں گے روزہ چھوڑنا یہ غلط ہے

اپنی حالتوں اور طبیعتوں کو دیکھتے ہوئے اپنے ضمیر سے فتویٰ لے کر روزہ رکھنے کا فیصلہ کرنے کی تلقین

روزہ رکھنے کی توفیق پانے اور وبا سے نجات حاصل کرنے کیلئے دعائیں کرنے کی نصیحت

دنیا کی بگڑتی ہوئی معاشی صورت حال کے تناظر میں جنگ کے منڈلاتے خطرات پر اظہارِ فکر

’’اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے، اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی توفیق دے اور دنیا کو،
دنیاوی بڑی حکومتوں کو عقل سے اپنی پالیسیاں بنانے اور آئندہ کے لائحہ عمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے‘‘

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 راپریل 2020ء بمطابق 24 رشہادت 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ-
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ؕ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰٮکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ (البقرۃ:184 تا 186)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

پھر اگلی آیت کا ترجمہ ہے کہ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اَور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کیلئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارے میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لیے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) ہو اسے چاہیے کہ وہ اسکے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اس لیے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تا کہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم (اسکے) شکر گزار بنو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے یہاں رمضان شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ہماری روحانی ترقی کے لیے رکھے ہیں۔ قرآن کریم کی جو پہلی آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں یہی فرمایا کہ روزے تم پر اس لیے فرض کیے گئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 210)

یعنی امانتوں اور عہدوں کے باریک در باریک پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر ان کی ادائیگی کرنے والا ہو اور اس کا پابند ہو جائے۔ پس یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ حقوق اللہ کیا ہیں اور حقوق العباد کیا ہیں؟ اس کی فہرست بنانے لگیں تو انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ہے جو ہم ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے جتنے ہم پر احسان ہیں اس کا حق بنتا ہے کہ اسکی شکر گزاری کی جائے۔ یہ شکر گزاری کا حق ہم ادا نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں اور اس کے بغیر ہی اکثر لوگ تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے چلے جاتے ہیں جیسے کہ یہ ہمارا حق ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو ہماری حالتوں اور ناشکر گزاری کے باوجود ہمیں نوازتا چلا جاتا ہے۔ ہمارے عہد ہیں جو ہم نے خدا تعالیٰ سے کیے ہیں ان کو ہم پورا نہیں کرتے۔ مخلوق کے حقوق ہیں، والدین کے حقوق ہیں، ہمسائے کے حقوق ہیں، مسافروں کے حقوق ہیں، معاشرے کے عمومی حقوق ہیں جنہیں ہم ادا نہیں

کرتے۔ جنہیں ہمیں ادا کرنے کا حکم ہے اور ہم اس کا حق ادا نہیں کرتے۔ پس اگر ہم باریکی سے جائزہ لیں تو نہ ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کر رہے ہیں اور نہ بندوں کے۔ میں نے ایک عمومی فہرست بنوائی تھی جس میں بعض موٹے موٹے حقوق ہی رکھے تھے تو جو بندوں کے حقوق ہیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ہیں وہ بھی تقریباً اٹھائیس انتیس بن گئے تھے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل ایمان تو یہ ہے اور تقویٰ کا تقاضا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے گئے عہد بھی پورے کرو اور باریکی میں جا کر پورے کرو اور اسی طرح اس کی امانتوں کے حق بھی ادا کرو اور باریکی میں جا کر ادا کرو۔ اسی طرح مخلوق کے عہد بھی باریکی سے ادا کرو اور اس کی امانتوں کی بھی ایک فکر کے ساتھ ادائیگی کرو تب کہا جا سکتا ہے کہ تقویٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ اس لیے آیا ہے، روزے رکھنے کی طرف اس لیے تمہیں توجہ دلائی گئی ہے کہ سال کے گیارہ مہینے میں جو کوتاہیاں کمیاں ان حقوق کے ادا کرنے میں ہوگئی ہیں اس مہینے میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی خاطر جائز چیزوں کو بھی چھوڑتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی خاطر بھوک پیاس برداشت کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پہلے سے بڑھ کر توجہ دیتے ہوئے، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دیتے ہوئے پورا کرو اور جب یہ کرو گے تو اس کا نام تقویٰ ہے۔ اور یہی رمضان کا اور روزوں کا مقصد ہے اور جب انسان اس نیت اور اس مقصد کے حصول کیلئے روزے رکھے گا اور رمضان میں سے گزرے گا اور نیک نیت ہو کر گزرے گا تو پھر یہ تبدیلی عارضی نہیں ہوگی بلکہ ایک مستقل تبدیلی ہوگی۔

پھر حقوق اللہ کی ادائیگیوں کی طرف بھی مستقل توجہ رہے گی۔ عبادتوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی مستقل توجہ رہے گی۔ دنیا کی مصروفیات اور لغویات غلبہ نہیں کریں گی اور انسانوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی عمومی توجہ رہے گی۔ اپنے ذاتی مفادات کے لیے ہم لوگوں کے حق مارنے والے نہیں ہوں گے۔ اگر ہم اس نیت سے اور اس ارادے سے روزوں کے مہینے میں داخل نہیں ہو رہے تو ہمارا رمضان میں داخل ہونا بے فائدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر ارشاد فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کا فضل چاہتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور آگ کے درمیان ستر خریف کا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ، حدیث 2840)

یعنی خزاں یا سرما کا موسم ہے تو جو فاصلہ ایک موسم اور اگلے موسم کے درمیان ہے وہ اتنا فاصلہ ہے کہ ستر خریف کا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے یعنی ایک خریف اور دوسرے خریف میں ایک سال کا فاصلہ ہے تو اتنا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے جو ستر سالوں کے برابر ہے۔ تو یہ ہیں روزے کی برکات اور یہ ہے وہ تقویٰ جو روزہ پیدا کرتا ہے۔ یعنی روزہ صرف تیس دن کیلئے تقویٰ پیدا نہیں کرتا بلکہ حقیقی روزہ ستر سال تک اپنا اثر رکھتا ہے اور اس حساب سے اگر ہم دیکھیں تو روزے کی فرضیت ہونے کے بعد ایک انسان پہ، ایک بالغ مسلمان پہ جب روزہ فرض ہوتا ہے اسکے بعد جو روزے سے حقیقی فیض اٹھانے والا ہے اور اسکی روح کو سمجھ کر روزے رکھنے والا ہے وہ تمام عمر کیلئے ہی ان برکات سے فیض پاتا رہے گا جو روزے میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں اور تقویٰ کی راہوں کو تلاش کرتا رہے گا جو روزے کا مقصد ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جائے گا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے والا بنتا چلا جائے گا۔

اگر ہم تصور کریں کہ ایسے روزے دار ہمارے معاشرے میں پیدا ہو جائیں تو وہ کس قدر خوبصورت معاشرہ ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کیے جا رہے ہوں گے اور بندوں کے حق بھی ادا کیے جا رہے ہوں گے اور یہی وہ حسین معاشرہ ہے جو ہر مومن قائم کرنے کی خواہش رکھتا ہے بلکہ ہر انسان اس معاشرے کو قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا جہاں تک اس کے اپنے حقوق کا سوال ہے وہ عموماً اپنے لیے تو یہ پسند کرتا ہے چاہے دوسرے کیلئے اس کو خیال نہ آئے لیکن اسلام کہتا ہے کہ دوسروں کیلئے بھی تم نے یہ معاشرہ قائم کرنا ہے۔ صرف اپنی سہولیات نہیں دیکھنی، اپنے مفادات نہیں دیکھنے، اپنے حقوق نہیں دیکھنے بلکہ دوسروں کے حقوق کی بھی حفاظت کرنی ہے، ان کا بھی خیال کرنا ہے۔

آج کل وائرس کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے اس نے حکومتی قانون کے تحت اکثر لوگوں کو گھروں میں بند کر دیا ہے اور اس لحاظ سے یہاں ایک اچھی بات جماعت میں بھی اور بعض جگہوں پہ لوگوں میں بھی پیدا ہو رہی ہے اور ان کو خیال آ رہا ہے۔ لیکن دنیا کے ہر ملک میں جماعت میں خاص طور پر اس طرف توجہ ہے۔ خدام الاحمدیہ کے تحت، والنٹیئرز کے تحت جہاں جہاں لوگوں کو جنس پہنچانے کیلئے یا دوسری سہولیات پہنچانے کیلئے، دوائیاں پہنچانے کیلئے مدد کی ضرورت ہے وہ کر رہے ہیں۔ تو یہ جو حق ادا کیے جا رہے ہیں یہ ایک ایسا نمونہ پیش کر رہے ہیں جس سے اپنے تو فائدہ اٹھا ہی رہے ہیں غیر بھی فائدہ اٹھا کر متاثر ہو رہے ہیں۔ پس انسانی خدمت کیلئے یہ سوچ جو آج کل پیدا ہوئی ہے یہ سوچ بھی ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہنے والی ہونی چاہیے نہ کہ صرف ہنگامی حالات کیلئے۔

بہرحال اس کے علاوہ روحانی فائدے کیا ہیں؟ لوگ لکھتے ہیں کہ اس وجہ سے ہمارے گھر کا ایک نیا ماحول بن گیا ہے کہ ہم گھروں میں بیٹھ گئے ہیں۔ نمازیں باجماعت ادا ہوتی ہیں۔ نمازوں کے بعد مختصر درس و تدریس بھی ہوتا ہے۔ خطبہ اکٹھے بیٹھ کر سنتے ہیں اور بعض دوسرے پروگرام ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں۔ اگر یہ لاک ڈاؤن مزید لمبا ہوتا ہے، اگر یہ پورے رمضان تک حاوی رہتا ہے تو پھر اس رمضان میں اس طرح باجماعت نمازیں اور درس و تدریس کو مزید توجہ سے ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ بچوں کو چھوٹے چھوٹے مسائل بھی سکھائیں اور بتائیں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے ایک خطبے میں کہا تھا کہ اس طرح اپنا علم بھی بڑھائیں اور بچوں کا علم بھی بڑھائیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دے کر خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے بھی اور دنیا کیلئے بھی رحم مانگیں۔ پس یہ دن جو اللہ تعالیٰ ہمیں دے رہا ہے اسکا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اس وبا نے عموماً گھروں میں جو ماحول پیدا کر دیا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں مزید بہتری کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے نہ کہ ان دنیادار گھروں کی طرح ہو جائیں جن گھروں کے بارے میں عموماً آتا ہے کہ گھروں میں لڑائیاں اور فساد بڑھ گئے ہیں اور بے چینیاں بڑھ گئی ہیں۔ ایک نیک ماحول میں تو اس نیکی کی وجہ سے جسکے کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی ہے ہمارے ماحول بہتر ہونے چاہئیں۔ بعض دفعہ مرد اس ماحول کا مکمل حصہ نہیں بنتے جو ایک دینی ماحول گھروں میں پیدا ہو رہا ہے اور بعض دفعہ عورتیں اپنی ترجیحات مختلف رکھتی ہیں۔ ایسے لوگوں کو یہ ادراک ہی نہیں ہے کہ ایسے حالات میں کس قدر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور یہی وہ وقت ہے جب بچوں کو بھی زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب لایا جا سکتا ہے۔ پس ان دنوں میں ہمارے ہر گھر کو، ہمارے ہر احمدی گھر کو ان دنوں میں اس طرف بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کا پیار جذب کر سکیں اور انجام بخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی حقیقت کو سمجھنے کی اور اس پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف انداز میں مختلف مواقع پر تقویٰ کی وضاحت کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کا حصنِ حصین ہیں۔ وہ مضبوط جائے پناہ اور قلعہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر اسلام کی حقیقی تعلیم ہم پر واضح کر کے بڑے درد سے ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے دکھا کر اس جائے پناہ میں داخل ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم جو اس بات کا عہد کر کے آپؑ کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں کہ آپؑ کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کریں گے، اس عہد کو پورا کریں جو ہم نے آپؑ سے کیا ہے۔ آپؑ کے درد سے پُر الفاظ پر غور کر کے ان پر عمل کریں اور جہاں ہم عہدوں کو پورا کرنے والے بنیں وہاں اپنی دنیا و عاقبت بھی سنوارنے والے بن جائیں۔ اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کروں گا جن کو مختلف مجالس میں آپؑ نے افرادِ جماعت کے سامنے ہماری روحانی ترقی اور تقویٰ میں ترقی کے لیے بیان فرمایا۔ ایک مجلس میں اس بات کو وضاحت سے بیان فرماتے ہوئے کہ تقویٰ کیا ہے اور کیونکر حاصل ہو سکتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقویٰ کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اسکے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے۔ بیٹھ کر، سجدہ میں، رکوع میں، قیام میں اور تہجد میں غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔“ فرمایا کہ ”اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھہر جاوے۔“ فرمایا ”لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دعا سے۔“ ”نہ کوشش کافی ہے۔ نہ صرف دعا کافی ہے۔“ ”بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔“ جب تک دونوں چیزوں کی انتہا نہیں کرو گے یہ چیز نہیں مل سکتی۔ فرمایا کہ ”جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زورِ بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔“ زورِ بازو سے نیکیاں نہیں حاصل ہو سکتیں۔ پھر فرمایا ”لیکن مومن“ اور سچے مومن ”اور سچے مسلمان کا یہ شیوہ نہیں۔ وہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ پوری تدبیر کرتا ہے۔“ جو ظاہری اسباب ہیں ان کو پورا کرتا ہے ”اور پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے اور یہی تعلیم قرآن شریف کی پہلی ہی سورت میں دی گئی ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ جو شخص اپنے قویٰ سے کام نہیں لیتا وہ نہ صرف اپنے قویٰ کو ضائع کرتا اور ان کی بے حرمتی کرتا ہے بلکہ وہ گناہ کرتا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 337-338، ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اَے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشادِ باری تعالیٰ

کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ (سورۃ البقرۃ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

پھر اس کی مزید تفصیل اس طرح بیان فرمائی کہ

’’جو کچھ قویٰ خدا تعالیٰ نے انسان کو عطا کیے ہیں ان سے پورا کام لے کر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اس حد تک تو میں نے اس سے کام لے لیا۔ یہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کے معنی ہیں۔ اور پھر اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہہ کر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کیلئے میں تجھ سے امداد طلب کرتا ہوں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 338-339 حاشیہ، ایڈیشن 1984ء)

لیکن ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال اور ہمارے ہر عمل سے واقف ہے اس لیے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا کر جس حد تک توفیق ہے اس حد تک کوشش کر کے پھر اس کی مدد کا بھی طلبگار ہوا جا سکتا ہے۔ پس اس معاملے میں بھی اپنے نفس کو اچھی طرح ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ آیا تقویٰ سے ہم کام لے رہے ہیں کہ نہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا:

’’اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلّی بھروسا کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے۔ جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ جس کھڑکی کی راہ سے معصیت آتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔‘‘ پھر جس سوراخ سے یا جس جگہ سے گناہ اندر آتا ہے جو چیز گناہ کی، نافرمانی کی، دین سے دور ہٹنے کی وجہ بنتی ہے پہلے ضروری ہے کہ اس وجہ کو دور کیا جائے۔ فرمایا کہ اس کھڑکی کو بند کیا جاوے۔ ’’پھر نفس کی کشاکش کے لیے دعا کرتا رہے۔ اسی کے واسطے کہا ہے۔ وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا۔‘‘ (العنکبوت:70) فرمایا کہ ’’اس میں کس قدر ہدایت تدابیر کو عمل میں لانے کے واسطے کی گئی ہے۔ تدابیر میں خدا کو نہ چھوڑے۔ دوسری طرف فرماتا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن:61) پس اگر انسان پورے تقوے کا طالب ہے تو تدبیر کرے اور دعا کرے۔ دونوں کو جو بجا لانے کا حق ہے بجا لائے۔ تو ایسی حالت میں خدا اس پر رحم کرے گا لیکن اگر ایک کرے گا اور دوسری کو چھوڑے گا تو محروم رہے گا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 338-339، ایڈیشن 1984ء)

پھر اس کو مزید کھولتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’پس انسان ایسے طریق سے تقویٰ پر قائم ہوتا ہے۔‘‘ یعنی تدبیر اور دعا سے۔ پھر فرمایا ’’اور تقویٰ اللہ ہر ایک عمل کی جڑ ہے۔‘‘ فرمایا کہ انسان ایسے طریق سے تقویٰ پر قائم ہوتا ہے۔ وہ کون سا طریق ہے؟ جو پہلے بیان ہوا ہے یعنی تدبیر بھی اور دعا بھی۔ ایسے طریق سے تقویٰ پر قائم ہوتا ہے اور تقویٰ اللہ ہر ایک عمل کی جڑ ہے۔ ’’جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے۔ تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے۔‘‘ تقویٰ ہی ہے جو اعمال کی خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ ’’اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ‘‘ (الانفال:35)

پھر اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ کی وضاحت مزید اس طرح فرمائی کہ

’’ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا تعالیٰ سے ترساں اور لرزاں ہو کر اگر اسے حاصل کرو گے تو کمال تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 340 مع حاشیہ)

اللہ کے اولیاء بننا ہے تو وہ تقویٰ سے ملتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رہے گا، اس سے ڈرتے رہو گے تو پھر انسان اس کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’کامل طور پر جب تقویٰ کا کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے اور تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مر جاوے گا۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ مُوۡتُوۡا قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا۔‘‘ فرمایا کہ ’’نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے، پنہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کی جو لذات ہیں جو روحانی لذات ہیں وہ تو چھپی ہوئی لذات ہیں ان کو تو جانتا ہی نہیں۔ ظاہری دنیا کی چکا چوند ہے انہی کو انسان جانتا ہے اور نفس انہی کو چاہتا ہے۔ نفس کو خبردار کرنے کے لیے فرمایا کہ ’’اسے خبردار کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو۔‘‘ ظاہری لذات جو ہیں ان پر موت وارد ہو تو پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو گا۔ فرمایا کہ ’’اس وقت الٰہی لذت جو کہ جنتی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہو گی۔‘‘ جب چھپی ہوئی لذات کا علم ہونا شروع ہو گا تو جنّتی زندگی کا نمونہ شروع ہو گا۔ پھر آپؑ نے اسی حوالے سے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پس ’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ نفس پر موت وارد کرنے‘‘ یہ کوئی بڑے اولیاء اللہ اور بہت پائے کے پہنچے ہوئے لوگوں کو نصیحت نہیں ہے بلکہ جماعت کے عمومی افراد کو آپؑ کی نصیحت ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ اس مقام پر پہنچنے کیلئے، اللہ تعالیٰ کے لیے ایک خاص مقام چاہیے اور ہر نفس نہیں پہنچتا۔ آپؑ نے جماعت کو عمومی نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا پس ’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقویٰ کیلئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوشخطی سیکھتے ہیں تو اوّل اوّل ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف لکھنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح ان کو بھی مشق کرنی چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو دیکھے گا تو خود ان پر رحم کرے گا۔‘‘

اور یہ جو پہلے بیان ہوا تھا وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا اسکی مزید وضاحت فرماتے ہیں کہ ’’وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے۔‘‘ محنت کرے انسان اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اور اس کو پھل لگاتا ہے۔ فرمایا کہ اس میں مجاہدے سے مراد یہی مشق ہے جس طرح ایک بچہ مشق کرتا ہے ’’کہ ایک طرف دعا کرتا ہے دوسری طرف کامل تدبیر کرے آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آ جاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا ہے اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفسِ امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔‘‘

پھر جماعت کی اندرونی اصلاح کے لیے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باہم نزاعیں بھی ہو جاتی ہیں۔‘‘ آپس میں جھگڑے ہیں۔ رنجشیں ہیں۔ دوریاں ہیں وہ ہو جاتی ہیں ’’اور معمولی نزاع سے پھر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرنے لگتا ہے اور اپنے بھائی سے لڑتا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ ایک اگر غلطی کا اعتراف کر لے تو کیا حرج ہے؟‘‘ فرمایا کہ ’’بعض آدمی ذرا ذرا سی بات پر دوسرے کی ذلت کا اقرار کیے بغیر پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستّار ہے۔ پھر یہ کیوں اپنے بھائی پر رحم نہیں کرتا اور عفو اور پردہ پوشی سے کام نہیں لیتا۔ چاہیے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے اور اس کی عزت و آبرو پر حملہ نہ کرے۔‘‘

پھر فرمایا کہ ’’ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہیں تو ان کو جوش آ جاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے۔‘‘ ’’ان کو ختم کرنا بہت ضروری ہے‘‘ تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو۔‘‘ فرمایا ’’دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنیٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی فکر میں ہوتا ہے کہ‘‘ کس طرح مَیں دوسرے کو نیچا دکھاؤں ’’کسی طرح میں فاتح ہو جاؤں۔ ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہیے اور رفعِ فساد کیلئے ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کر لینی چاہئے۔ اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہیے کہ مقابلہ میں اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 341 تا 342)

فرمایا کہ ’’یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے۔‘‘ رعونت کی جڑ پہلے بیان فرمائی تھی کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جائے، مزید وضاحت فرمائی کہ ’’اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال بھی رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ وہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل ہیں اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی۔ تقویٰ حاصل کرو کیونکہ تقویٰ کے بعد ہی خدا تعالیٰ کی برکتیں آتی ہیں۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ خدا ان کا پردہ پوش ہو جاتا ہے۔ جب تک یہ طریق اختیار نہ کیا جاوے کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیعت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔‘‘

فرمایا کہ ’’یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شئے نہیں ہے اللہ تعالیٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ فائدہ تو کوئی نہیں ہو گا۔ ’’فائدہ ہو بھی تو کس طرح جبکہ ایک ظلم تو اندر ہی رہا۔ اگر وہی جوش، رعونت، تکبر، عُجب، ریاکاری، سریع الغضب ہونا باقی ہے جو دوسروں میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کیا ہے؟‘‘

اسکی مزید وضاحت اس طرح بیان ہوئی ہے ’’اس لیے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ حاصل کرو۔‘‘ فرمایا کہ ’’سعید اگر ایک ہی ہو اور وہ سارے گاؤں میں ایک ہی ہو تو لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔‘‘ نیک آدمی ہو اور سعید فطرت ہو، لوگوں کو فائدہ پہنچانے والا ہو، اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے والا ہو، عاجز ہو تو فرمایا کہ لوگ کرامت کی طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ یہ بھی تبلیغ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ فرمایا ’’نیک انسان جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر نیکی اختیار کرتا ہے اس میں ایک ربانی رعب ہوتا ہے اور دلوں میں پڑ جاتا ہے کہ یہ باخدا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہو جاویں گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاویں گے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے خدا تعالیٰ اپنی عظمت سے اس کو حصہ دیتا ہے اور یہی طریق نیک بختی کا ہے۔ پس یاد رکھو کہ چھوٹی چھوٹی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے آخری نمونہ آپؐ کے اخلاق کا قائم کیا ہے۔'' فرمایا کہ ''اس وقت بھی اگر وہی درندگی رہی تو پھر سخت افسوس اور کم نصیبی ہے۔ پس دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ عیب اس میں نہیں۔'' اگر وہ عیب اس میں نہیں ہے اور پھر تم نے الزام لگایا ہے تو خود اس میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ ''لیکن اگر وہ عیب سچ مچ اس میں ہے۔'' جس پر تم الزام لگا رہے ہو، جس کے بارے میں کہہ رہے ہو کہ اس میں یہ عیب ہے تو فرمایا اگر سچ مچ اس میں ہے۔ ''تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ سے ہے۔'' پھر بھی تمہیں عیب لگانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر برائی ہے تو اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے اور اگر نہیں ہے اور تم کہہ رہے ہو تو پھر وہ تمہارے اوپر پڑ سکتا ہے۔ پھر فرمایا ''بہت سے آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر معاً ناپاک الزام لگا دیتے ہیں ان باتوں سے پرہیز کرو۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ اور...... اپنی بیویوں سے عمدہ معاشرت کرو۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔ اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے۔''

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 340 تا 344 مع حاشیہ، ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لیے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لیے یہاں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ھُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل: 129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔'' (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 241-242، ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمالِ صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو۔'' اللہ تعالیٰ پہ ایمان مضبوط ہوگا تو اعمال بھی اچھے ہوں گے۔ ''جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی صفات پر کامل یقین پیدا ہو جائے تو ایک عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ''خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔'' فرمایا کہ ''دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا؟ اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیے جائیں پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے۔'' فرماتے ہیں کہ ''ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفس مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفس مطمئنہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا کیونکہ آنکھوں کے گناہ'' یعنی دیکھتا تو ہے مگر بدنظری کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ گناہ کی نظر سے ''نہیں دیکھتا کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ وہ کان رکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے۔'' سنتا ہے لیکن غلط باتیں نہیں سنتا۔ ''اور وہ باتیں جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح پر اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیے جاتے ہیں۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔'' آپؑ فرماتے ہیں کہ ''یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیے۔'' پھر اس بارے میں کہ جو انسان کا اصل مقصود ہونا چاہیے پھر آگے جماعت کو فرمایا ''اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے اور اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمان کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا'' فرماتے ہیں کہ ''ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔'' (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 244-245)

پھر فرماتے ہیں آپؑ ''کوئی پاک نہیں بن سکتا جب تک خدا تعالیٰ نہ بناوے۔ جب خدا تعالیٰ کے دروازہ پر تذلّل اور عجز سے اس کی روح گرے گی تو خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے گا اور وہ متقی بنے گا اور اس وقت وہ اس قابل ہو سکے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سمجھ سکے۔ اس کے بغیر جو کچھ وہ دین دین کر کے پکارتا ہے اور عبادت وغیرہ کرتا ہے وہ ایک رسمی بات اور خیالات ہیں کہ آبائی تقلید سے سن سنا کر بجا لاتا ہے۔'' باپ دادا کر رہے تھے تو میں بھی کر رہا ہوں ''کوئی حقیقت اور روحانیت اس کے اندر نہیں ہوتی۔''

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 228، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ ہیں وہ معیارِ تقویٰ اور یہ ہے وہ دین کو جاننے، سمجھنے اور عمل کرنے کا معیار جسے حاصل کرنے کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی اور جس کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور اپنے عملوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھک کر اس کی مدد مانگنی چاہیے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان معیاروں کو حاصل کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہی تقویٰ ہے جو پھر اگلی آیات میں روزے کی اس کی چھوٹ کی جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں اس کے صحیح استعمال کی بھی توفیق دیتا ہے۔ یہ ہر انسان کی اپنی حالت پر اللہ تعالیٰ نے چھوڑا ہے بشرطیکہ تقویٰ سے کام لیا جائے۔ اگر روزے رکھنے کی طاقت نہیں، ایسی بیماری ہے جس میں روزہ برداشت کرنا مشکل ہے، ایسی بیماری ہے جس میں ڈاکٹر نے کہا ہے کہ روزہ نہیں رکھنا تو پھر فدیہ دے دو لیکن بہانے تلاش کر کے فدیے کا جواز پیدا نہ کرو بلکہ فرمایا کہ نیک کام کے لیے فرمانبرداری ضروری ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کام کو کرنے کا حکم دیا ہے۔ پس اگر گہرائی میں جا کر، تقویٰ پر چلتے ہوئے کوئی اپنا جائزہ لے تو پتا چلتا ہے کہ روزہ رکھنا بہتر ہے یا عارضی طور پر فدیہ دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر آگے مزید وضاحت فرما دی کہ مریض ہو یا سفر پر ہو تو روزہ نہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگی نہیں چاہتا اور جب بیماری دور ہو جائے تو پھر چھوڑے ہوئے روزے پورے کرو۔ سفر کے دوران جو روزے چھوٹ گئے انہیں پورا کرو چاہے فدیہ دے بھی دیا ہو۔ پس گھوم پھر کر بات وہیں آ جاتی ہے کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ وہ ہماری حالتوں کو جانتا ہے اپنے فیصلے کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بہتر صورت پیدا کرے گا، بہتر نتائج پیدا کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ فرمایا اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں، بہانے کرتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ دنیا والوں کو دھوکا دے لیا تو اللہ کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں۔ خود ہی مسئلہ بنا لیا اور تکلفات شامل کر کے ان کو صحیح گردانتے ہیں۔ بیچ میں تکلفات شامل کر لیے یہ ہو گیا وہ ہو گیا اور سمجھتے ہیں کہ روزہ چھوڑنے کی صحیح وجہ بیان ہو گئی۔ فرمایا لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ فرمایا کہ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ بہانے بنانے ہیں یا عذر نکالنے ہیں تو ایک سے دوسرا عذر نکلتا چلا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں اگر انسان چاہے کہ انہی تکلفات کو بنیاد بنانا ہے تو پھر اگر انسان چاہے تو ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ فرماتے ہیں کہ مگر خدا اس کی نیت اور ارادے کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ ہماری پاتال تک کو جانتا ہے۔ وہ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ ہمارے ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ فرمایا جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ صدق اور اخلاص دکھانے والے کا سلوک کرتا ہے لیکن جو بہانہ جُو ہے اس سے پھر اس کے مطابق سلوک ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شئے ہے۔ جو بہانہ جُو ہے اس کے دل میں درد کوئی نہیں۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 259-260)

پس یہ اصول ہے جو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ جو مسافر ہے اور مریض ہے اس کے لیے تنگی نہیں وہ بعد میں پورا کر لے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس حالت میں بھی فدیہ بھی ضرور دو۔ اس سے روزہ رکھنے کی توفیق پیدا ہوگی۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 258)

آج کل وائرس کی بیماری کی وجہ سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ گلا خشک ہو جائے گا۔ بیماری کا زیادہ امکان بڑھ جائے گا تو روزہ رکھیں یا نہ رکھیں۔ مَیں اس بارے میں کوئی عمومی فتویٰ یا فیصلہ نہیں دیتا۔ مَیں یہی عموماً لکھتا ہوں کہ تم لوگ اپنی حالت دیکھ کر خود فیصلہ کرو اور پاک دل ہو کر، تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنے دل سے فتویٰ لو۔ قرآن کریم کی واضح ہدایت ہے کہ مریض ہو تو نہ رکھو۔ مریض ہونے کے امکان پر کہ مریض بن جائیں گے روزہ چھوڑنا یہ غلط ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پھر تو ایک عذر سے دوسرا عذر اور ایک بہانے

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے''

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

سے دوسرا بہانہ بنتا چلا جائے گا۔ اگر کوئی کہے کہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ مشکل ہو سکتی ہے تو مَیں نے مختلف ماہرین، ڈاکٹروں سے رائے لی ہے۔ انکی، ڈاکٹروں کی اپنی رائے میں بھی اختلاف ہے۔ بعض ماہرین نے واضح لکھا کہ یہ کوئی یقینی بات نہیں ہے کہ روزے سے بیماری ضرور آئے گی۔ ہاں اگر آثار ظاہر ہوں، کھانسی یا ہلکا بخار بھی ہو تو روزہ چھوڑ دیں یا کوئی اور symptom دیکھیں تو روزہ چھوڑ دیں۔ اگر رکھا ہوا ہے تو توڑ دیں۔ ڈاکٹروں میں سے بھی جو اس بات کا رجحان رکھتے ہیں کہ نہیں رکھنا چاہیے یا بعض شرطیں ایسی عائد کرتے ہیں جس کا آخر میں نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ نہ رکھو تو بہتر ہے۔ وہ بھی واضح رائے نہیں رکھتے۔ ڈراتے بھی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ خوراک کا خیال رکھ کر پھر رکھے جائیں۔ اب جو غریب لوگ ہیں وہ کس حد تک خوراک کس چیز کا خیال رکھیں۔

بہر حال مختلف آراء دیکھ کر تو یہی رائے قائم ہوتی ہے کہ روزہ رکھنے میں ہرج نہیں ہے۔ ہاں اگر ہلکا سا بھی شبہ ہے تو فوراً روزہ ترک کر دیں۔ بعض کا خیال ہے کہ جس گھر میں مرض ہے اور خود وہ شخص چاہے صحت مند بھی ہو تو وہ بھی روزہ نہ رکھے لیکن دوسرے ڈاکٹر کی رائے ہے کہ اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ بہر حال روزہ کھولتے ہوئے اور رکھتے ہوئے پانی کا استعمال کرنا چاہیے اور جو زیادہ فکر مند ہیں اپنے بارے میں اور afford بھی کر سکتے ہیں وہ ایسی خوراک بھی کھا لیں جو پانی کو زیادہ دیر تک جسم میں ریٹین (retain) رکھ سکتی ہے۔ بہر حال جب ڈاکٹروں کی رائے میں اختلاف ہے جس میں امریکہ کے ڈاکٹر بھی شامل ہیں اور جرمنی کے بھی اور یہاں کے بھی تو پھر یہ بھی ہمیں دیکھنا چاہیے کہ بلا وجہ روزہ چھوڑنا کہیں اس زمرے میں نہ آ جائے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تکیہ کرتے ہیں۔ ہاں احتیاط لازمی ہے۔ بعضوں کی پانی کی requirement ویسے ہی کم ہوتی ہے عموماً پانی نہیں پیتے۔ روزے بھی رکھتے ہیں عموماً حالات میں بھی نہیں پیتے۔ ہمارے ایک بزرگ ہوتے تھے چودھری نذیر صاحب۔ وہ گرمیوں میں سارا دن پھرتے رہتے تھے۔ بہت تھوڑا سا پانی کبھی پیا کبھی نہ پیا اور ہم آتے ہی پانی کی طرف جھپٹتے تھے لیکن ان سے مَیں نے کئی دفعہ پوچھا۔ کہتے تھے میری پانی کی requirement ہی کم ہے۔ بہر حال مختلف طبائع بھی ہوتی ہیں۔ ان حالات میں کس حد تک اس کا خیال رکھنا چاہیے یہ بہر حال اپنی اپنی حالتیں اور طبیعتیں دیکھ کر ہر کوئی فیصلہ کرے۔ اپنے ضمیر سے فتویٰ لے۔ اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے روزہ رکھنے کیلئے دعا کریں اور دعائیں بھی ان دنوں میں بہت زیادہ کریں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو عقل بھی دے۔ خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس وبا کو دنیا سے جلد ختم کرے۔ دنیا پر رحم فرمائے اور ہم بھی، احمدی بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے والے ہوں اور رمضان کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

یہ بھی یاد رکھیں آج کل دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں جب ایسی وبا کی وجہ سے دنیا کے معاشی حالات بھی انتہائی خراب ہو چکے ہیں۔ جب ایسے معاشی حالات آتے ہیں جیسے آج کل ہیں تو پھر جنگوں کے امکان بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بہت سے تجزیہ نگار اس طرح کی باتیں بھی کر رہے ہیں اور پھر دنیا دار حکومتیں اپنے مفادات کے حل دنیاوی حیلوں سے تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور اپنے عوام کی توجہ بٹانے کے لیے ایسی باتیں کرتی ہیں جو پھر مزید مشکلات میں ان کو ڈالنے والی ہوں۔ پھر مزید تباہی میں یہ لوگ چلے جاتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا تبصرہ کرنے والے بھی اس رنگ میں کرنے لگ گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ بڑی طاقتوں کو بھی عقل دے کہ وہ بھی عقل سے کام لیں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے دنیا میں مزید فساد پیدا ہو اور دنیا میں مزید تباہی آئے۔ اب تو کھلے طور پر اخباروں میں بھی آنے لگ گیا۔ تبصرہ نگار بھی کہنے لگ گئے ہیں۔ امریکہ نے ایران کو دھمکی دی، چین پر الزام لگائے جا رہے ہیں کہ اس نے صحیح اطلاع نہیں دی۔ اس پر مقدمے ہونے چاہئیں۔ اس کے ساتھ یہ سلوک ہونا چاہیے۔ ہم یہ کر دیں گے۔ ایران کے ساتھ ہم یہ کر دیں گے۔ بہر حال امریکہ کی حکومت کو بھی عقل کرنی چاہیے۔ باقی حکومتوں کو بھی عقل کرنی چاہیے اور ان حالات میں بجائے اس کے کہ کوئی غلط قدم اٹھا کر دنیا کو مزید تباہی کی طرف لے کے جائیں صحیح سوچ کے ساتھ، صحیح پلاننگ کر کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس وبا سے بچنے کے لیے دعائیں کریں اور کوشش کریں اور اس بیماری کے علاج کے لیے جو بھی سائنس دان کوشش کر رہے ہیں ان کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے۔ اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی توفیق دے اور دنیا کو، دنیاوی بڑی حکومتوں کو عقل سے اپنی پالیسیاں بنانے اور آئندہ کے لائحہ عمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمی میدان میں ایسے کارنامے سرانجام دیں کہ مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی عظمت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کے ذریعے واپس مل جائے

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم و معرفت میں ترقی عطا فرمائے آپ کے ذہنوں کو روشن فرمائے اور آپ کو نافع الناس وجود بنائے

نظارت تعلیم قادیان کے زیر انتظام منعقد ہونے والی احمدیہ مسلم ریسرچ سکالرز کانفرنس کے لیے حضور انور کا خصوصی پیغام

پیارے شرکاء پی ایچ ڈی ورکشاپ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ قادیان میں ایک ورکشاپ منعقد کی جا رہی ہے جس کے شرکاء پی ایچ ڈی کر چکے ہیں یا اس وقت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم و معرفت میں ترقی عطا فرمائے۔ آپ کے ذہنوں کو روشن فرمائے اور آپ کو نافع الناس وجود بنائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی جنہیں اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی ترقی اور متبعین کے علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی عظیم الشان خوشخبری عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 409)

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے تا کہ اِن آسمانی بشارات کا مصداق بن سکے۔ بے شک آپ اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہیں یا اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ علم کی کوئی آخری حد نہیں اور ترقی کا سفر کبھی ختم نہیں ہوتا۔ انسان ساری زندگی علم سیکھتا رہتا ہے۔ آپ بھی اپنے علم کو مسلسل بڑھاتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے علم میں اضافے کی دعا بھی کرتے رہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ ریل گاڑی یا جہاز میں بیٹھتے وقت میرے دل میں یہ حرکت ہوتی ہے کہ کاش یہ احمدیوں کے بنائے ہوئے ہوں اور وہ ان کمپنیوں کے مالک ہوں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت، جلد 17، صفحہ 101)

آپ کی ان نیک تمناؤں کو بھی اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمی میدان میں ایسے کارنامے سرانجام دیں کہ مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی عظمت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین کے ذریعے واپس مل جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔ آپ کو ہر قدم پر اپنی تائیدات سے نوازے اور ایسے کام کرنے کی توفیق بخشے جو بنی نوع انسان کے لیے نفع بخش ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو آسمانِ احمدیت کے روشن ستارے بنائے۔ آمین

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الٰہ دین فیمیلیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20رد سمبر 2019ء بروز جمعہ نماز مغرب سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ یو.کے) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرمہ ظہراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد بٹ صاحب مرحوم (رہیمپٹن، یو.کے)

19 دسمبر 2019ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابی حضرت محمد اسداللہ صاحبؓ کی بہوتھیں۔ مرحومہ نے 1984ء میں ایک خواب کی بنا پر احمدیت قبول کی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال بٹ صاحب شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم صوفی محمد حفیظ صاحب (ربوہ)

25 ستمبر 2019ء کو 103 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں غلام قادرؓ صاحب نے اپنے تین بھائیوں حضرت میاں فضل دین صاحب (ہرسیاں والے)، حضرت میاں غلام محمدؓ صاحب اور حضرت میاں محمد عبداللہؓ صاحب کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، محنتی، سادہ طبیعت، صبر واستقامت کی صفت کے مالک ایک بہت نیک سیرت انسان تھے۔ 1974ء میں احمدیوں کو اقلیت قرار دیے جانے کے بعد سیالکوٹ میں بھی حالات شدید کشیدہ ہو گئے۔ مولویوں نے آپ کے گھر پر حملہ کیا اور قبضہ کر کے گھر کا سارا سامان گھر سے باہر نکال کر آگ لگادی۔ لیکن آپ ثابت قدم رہے اور اہل خانہ کے ساتھ اپنی جانیں بچا کر ربوہ آگئے۔ ربوہ میں غربت اور مفلسی کے دنوں میں آپ نے محنت کے ساتھ دن بھر کام کیا اور جماعتی خدمت کا بھی کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت کی طرف سے مالی معاونت کی بھی پیشکش کی گئی لیکن چونکہ شروع سے ہی محنت کے عادی تھے اس لیے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم محنت مزدوری کر کے گزارا کر لیں گے۔ ربوہ آنے کے بعد شروع شروع میں اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ پہاڑیاں توڑنے کا کام شروع کیا اور بعد ازاں ایک بارودی حادثے کی وجہ سے اس کام کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد 1978ء میں مٹھائی کی دکان بنائی اور صوفی مٹھائی والے کے نام سے مشہور ہوئے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم محمد افضل ملک صاحب

(لالہ رخ کالونی واہ کینٹ، راولپنڈی)

2/اکتوبر 2019ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 2001ء سے 2008ء تک واہ کینٹ کے امیر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے فدائی اور بہترین خادم دین تھے۔ جماعتی امور کا حق ادا کرنے والے تھے۔ آپ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) کے بڑے بھائی تھے۔

(3) مکرم نعیم احمد صاحب (دارالصدر جنوبی ربوہ)

13 ستمبر 2019ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نیوی میں ملازم رہے۔ نرم طبیعت، ہنس مکھ، ملنسار اور سادہ مزاج انسان تھے۔ نارتھ کراچی میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان کے گھر میڈیکل کیمپ لگایا جاتا تھا جو تقریباً دس سال جاری رہا۔

(4) مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب

(دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور ربوہ)

5/اکتوبر 2019ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کم گو، نمازوں کے پابند، جماعت سے محبت کرنے والے، صابر وشاکر اور ایک نیک فطرت انسان تھے۔ حضور انور کے خطبات اور جلسہ سالانہ کی کارروائی باقاعدگی سے سنتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا بھی بے حد شوق تھا۔ گھر میں مطالعہ اور تلاوت قرآن میں مصروف رہتے تھے۔ جامعہ احمدیہ میں 33 سال اکاؤنٹنٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی جہاں ہمیشہ جامعہ کے طلباء سے محبت اور شفقت کا سلوک رہا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

……☆……☆……☆……

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 17رفروری 2018ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ غزالہ کیفی (واقفۂ نو) کا ہے جو مشتاق احمد کیفی صاحب (احمد پور سیال ضلع جھنگ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم انضمام الحق (مربی سلسلہ شعبہ تخصص جامعہ احمدیہ ربوہ) کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے جو محمد اشرف صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں پاکستان میں رہتے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ لڑکی کے وکیل عزیز احمد صاحب اور لڑکے کے وکیل ظہیر احمد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ فضہ تسکین کا ہے جو عبدالغفور چوہدری صاحب (کرائیڈن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سرفراز احمد (واقف نو، کارکن ایم ٹی اے) کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو رؤوف احمد صاحب تھارٹن ہیتھ کرائیڈن کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ہدیٰ رفیق کا ہے جو محمد رفیق صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم محمد طلحہ (کارکن ایم ٹی اے جرمنی) کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے جو محمد اشرف کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ منیرہ کپاسی (نومبائعہ) کا ہے جو مکرم نجم الدین کپاسی صاحب (مانچسٹر) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم حسن سلیم (واقف نو) ابن رانا سلیم احمد صاحب (مانچسٹر) کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حانیہ احمد کا ہے جو رشید احمد باسط صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم طیب احمد ابن نصیر احمد شیخ صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزم طیب احمد ڈنمارک میں رہتے ہیں اوران کے والد قادیان میں ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام رشتوں کو بابرکت فرمائے۔ ان کو ایک دوسروں کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت اور خلافت سے یہ ہمیشہ وابستہ رہنے والے ہوں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد حضور انور نے سب نکاحوں کے فریقین سے مصافحہ فرماتے ہوئے انہیں مبارک باد سے نوازا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3/اپریل 2020)

……☆……☆……☆……

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں“
(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے“
(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

اگر تمام انصار اس (نماز باجماعت کے قیام) کی طرف توجہ کریں تو ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے

عبادت کا حق اسی وقت ادا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے گی

اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیاوی سامان دیئے تھے تا کہ اس سے تمہارے اندر بہتری پیدا ہو، تمہارے ہاں کشائش پیدا ہو۔ تم اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنے والے بنو۔ تم جماعت کے حق ادا کرنے والے بنو۔ اگر تم نے اس جائیداد کا صحیح استعمال نہیں کیا، جو کاروبار تھے ان کو صحیح طرح نہیں چلایا، جو محنت جس کی توقع کی جاتی ہے وہ صحیح طرح نہیں کی تو تب بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تمہیں میں نے دنیاوی ساز و سامان، یہ سب کچھ دیا تھا تم نے کیوں ان سے فائدہ نہیں اٹھایا؟

عبد بننے کیلئے ضروری ہے کہ اس کی رضا مقصود ہو

”اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے، اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے“

”جب سے میں احمدی ہوا ہوں بالکل کایا پلٹ گئی ہے، نمازوں میں سرور اور لذت پاتا ہوں، اب میری نمازوں کا مزہ ہی اور ہو گیا ہے۔“

”پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو، اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے......
مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو، ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے“

باجماعت عبادتوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عبادتوں کے ساتھ اس مذہب کے ماننے والے اور مسلمان ایک امّت واحدہ بن جائیں

آجکل دنیا جس تیزی سے خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے اس کی اصلاح صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی کر سکتی ہے جن کو اس کام کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے

اللہ تعالیٰ کی عبادت خصوصاً نماز باجماعت کے قیام اور اس کی حفاظت کی طرف خصوصی توجہ کرنے کی نصیحت

مجلس انصار اللہ یو۔کے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب
فرمودہ 30 ستمبر 2018ء بروز اتوار بمقام کنگزلے، کنٹری مارکیٹ (Kingsley، Country Market)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
(الذّاریات 57:) اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

یہ اس آیت کا ترجمہ ہے جو میں نے تلاوت کی۔ گزشتہ ہفتے خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا۔ اس سال ان کے اجتماع کا theme ’صلوٰۃ‘ تھا بلکہ سارا سال ہی انہوں نے اس بات کے حصول کو اپنا ٹارگٹ مقرر کیا اور کوشش کی کہ خدام میں نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔ میں نے اپنی اختتامی تقریر میں ان کو اسی طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ ایک سال کا ٹارگٹ نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کا مقصد حیات ہی یہ ہے اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ پس اس لحاظ سے میں آج انصار اللہ کو بھی اسی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مقصد ہے، زندگی کا ایک ایسا مقصد ہے جسے حاصل کئے بغیر کوئی مسلمان مسلمان ہونے کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن جس طرح اور جس توجہ کے ساتھ اس طرف توجہ دینی چاہئے بدقسمتی سے اس کی جماعت کے ہر طبقے اور عمر کے لوگوں میں بھی کمی ہے، اور انصار اللہ کی عمر کے لوگوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اس اہم فریضے اور مقصد حیات کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ اور جو توجہ ہونی چاہئے تھی وہ توجہ نہیں ہے۔ انصار اللہ کی عمر میں آ کر تو خاص طور پر اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔ جوانی میں اگر احساس نہ بھی پیدا ہو، گو کہ جوانی میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا احساس ایک احمدی میں پیدا ہونا چاہئے اور مومن کی یہ شان ہے اور اگر یہ احساس پیدا نہیں ہوتا تو مومن کی شان کے خلاف ہے اور اسے ایمان سے باہر نکالتا ہے۔ لیکن بڑی عمر میں، چالیس سال کی عمر کے بعد تو یہ احساس بہت بڑھ جانا چاہئے کہ ہر آنے والا دن ہماری عمر میں اضافہ نہیں کر رہا بلکہ ہماری عمر کو کم کر رہا ہے۔ جو وقت اللہ تعالیٰ نے دے دیا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کریں، اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے صرف کریں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد بتایا ہے۔

میرے خیال میں گزشتہ اجتماع انصار اللہ جس میں مَیں شامل ہوا تھا اس میں بھی مَیں نے انصار اللہ کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی تھی لیکن شاید چند دن یا کچھ تھوڑے عرصہ کے لئے کچھ حد تک اس پر توجہ دی گئی ہو لیکن بعد میں میرے خیال میں دنیاوی مصروفیات اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ مقصد حیات پر حاوی ہو گئیں۔ اسی طرح اکثر خطبات میں بھی میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن چند دنوں میں ہی اس بات کو بھول جاتے ہیں اور مسجدوں کی آبادیوں میں فرق پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ رونق مسجد کی نہیں رہتی جس کی ایک احمدی مسجد سے توقع کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع میں ہی ہدایت پانے والے اور حقیقی مومنوں کے لئے یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ استعمال فرمائے یعنی نمازوں کو قائم کرنے والے۔ اگر ہم یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ کی لغات کے لحاظ سے کچھ وضاحت کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نماز کو باجماعت ادا کرنے والے۔ نماز کو اس کی شرائط کے مطابق اور وقت پر ادا کرنے والے۔ ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کرنے والے تا کہ مسجدیں بارونق ہوں۔ نمازوں کی خواہش اور محبت دلوں میں پیدا کرنے والے۔ نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اور پابندی کرنے والے۔ نماز کی حفاظت کرنے والے۔ اسے گرنے سے بچانے والے۔ اپنی توجہ نماز کی طرف رکھنے والے۔

نماز پڑھتے ہوئے بعض دوسرے خیالات کی طرف توجہ ہو جاتی ہے تو انسان پھر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہوئے دعا کرتا ہے اور ان خیالات کو اور جھٹکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تا کہ نماز کی حفاظت ہو۔ تو بہرحال جب اللہ تعالیٰ نے ہدایت پانے والے مومنوں کو نمازوں کے قیام کی ہدایت

فرمائی تو اس قیام کا مقصد یہ ہے کہ نہ صرف اپنی نمازوں کی پابندی کرنی ہے، ان کی حفاظت کرنی ہے، خود مسجدوں کو آباد کرنا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی مسجد میں لانے کی کوشش کرنی ہے اور آپس میں مل جل کر ایک دوسرے میں ایسی روح پھونکنی ہے جس سے نمازوں کی طرف توجہ بڑھے اور مومنوں کی وہ جماعت قائم ہو جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مومن جو ہیں ان کی معراج نماز ہے۔

پس انصار اللہ کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس بات کی اہمیت کو سمجھیں۔ اقامۃ الصلوٰۃ کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اپنے بچوں کو، اپنے گھر والوں کو نمازوں کی طرف توجہ دلائیں۔ انصار اللہ کی عمر کے لوگوں میں سے جو اپنی متعلقہ مجالس کے عہدیدار بھی ہیں اگر وہ خود اس طرف توجہ کریں کہ انہوں نے قیام نماز کا حق ادا کرنا ہے، ہر سطح پر جو عہدیدار ہیں، اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے ہوئے مسجدوں میں لانے کی کوشش کرنی ہے اور اپنے احمدی ہمسایوں کو بھی نماز میں آتے جاتے اس طرف توجہ دلاتے رہنا ہے تو ہم دیکھیں گے کہ ہماری مسجدیں حقیقت میں بارونق مسجدیں بن جائیں گی۔ اور اگر تمام انصار اس کی طرف توجہ کریں تو ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ انسان کے، ایک مومن کے اس مقصد پیدائش کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ عبادتوں کے حق ادا کرو۔ اور عبادت کا حق اسی وقت ادا ہو گا جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے گی۔ یَعۡبُدُوۡنَ کا لفظ عَبۡد سے نکلا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ عبادت کا حق ادا کرنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے۔ پس عبد ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور اس کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبودیت اور ربوبیت میں ایک گہرا تعلق رکھا ہے اور اس تعلق اور رشتہ کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نماز بنائی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 371) پس اس رشتہ کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر نماز کے حق ادا نہیں کر رہے تو عبد ہونے کا بھی حق ادا نہیں کر رہے۔ اگر نماز اس کے تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنے کی، اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے فکر نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو ربّ کہنے کا دعویٰ بھی صرف منہ کی باتیں ہیں۔ پس ہمیں بہت فکر سے اپنی نمازوں کی فکر ہونی چاہئے تا کہ ہم عبد ہونے کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بھی صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمیں اپنے مقصد پیدائش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

’’میں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’...... یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدّعا اپنے اختیار سے آپ مقرّر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدّعا ٹھہرا رکھا ہے۔‘‘ انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو ساتھ ہی ایک مقصد بھی بنایا ہے۔ یہ نہیں کہ باقی جانوروں کی طرح پھرتے رہو، کھاؤ پیو سوؤ اور ختم ہو گیا قصہ۔ یا دنیا کما لی اور بہت ہو گیا۔ فرماتے ہیں ’’خواہ کوئی انسان اس مدّعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدّعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414) خدا میں فانی انسان اسی وقت ہو سکے گا، خدا کی معرفت اسی وقت پیدا ہو گی جب ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والا ہو گا۔

پھر ایک موقع پر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ (الذاریات:57) اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا کرنے کی انسان کو صلاحیت دی ہوئی ہے۔ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ میری معرفت حاصل کرو اور صلاحیت نہیں ہے۔ صلاحیت ہے۔ انسان خود اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان صلاحیتوں کو یا دوسری ترجیحات کی وجہ سے ان صلاحیتوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ فرماتے ہیں:

’’اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذمّہ داری ان کے لئے نہیں رہتی۔‘‘ وہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اپنے فضل سے انہیں حصہ نہیں دیتا۔ ’’وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات: 57) پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔‘‘ یعنی اس بات پر عمل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اور قرب حاصل کر کے اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن جاؤ۔ زندگی جو جانوروں کی طرح بسر ہو رہی ہے یا بغیر عبادتوں کے زندگی بسر ہو رہی ہے اس کو بدل کر پرستش والی زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت والی زندگی اختیار کرو۔ تمہارا ایک عابد ہونے کا پہلو نمایاں ہو جائے، اللہ تعالیٰ کے حقیقی عبد بننے کا پہلو نمایاں ہو جائے۔ فرمایا کہ ’’موت کا اعتبار نہیں...... تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اُس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذّات نہ ہو۔‘‘ فرماتے ہیں ’’مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’...... میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’مَیں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل میں یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں ہے۔‘‘ اسلام قطعاً یہ نہیں کہتا کہ دنیا کو چھوڑ دو اور جنگلوں میں جا کر بیٹھ جاؤ۔ نہیں۔ فرمایا ’’اسلام تو انسان کو چُست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے مَیں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو......‘‘ اپنے کاروبار جو ہیں، جس کی جو دنیاوی ذمہ داریاں ہیں ان کے لئے کوشش کرو اور پوری کوشش کرو۔ اور اس کو بھی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرو۔ ان میں ترقی کرو۔ یہ بھی تو مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کی نشانی ہے کہ وہ دنیاوی معاملات میں بھی ترقی کریں گے۔ یہ نہیں کہ مانگنے والے ہاتھ ہی رہیں، کام کرنے کی طرف توجہ نہ ہو، محنت کرنے کی طرف توجہ نہ ہو اور ہر وقت یہی ہو کہ ہماری مدد کی جائے۔ یہ نہیں۔ جو بھی کام ہے انسان کو، ایک حقیقی مومن کو اپنے دنیاوی کاموں کے لئے بھی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ فرماتے ہیں کہ ’’حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے......‘‘ اس میں محنت نہ کرے، اس کو صحیح طرح استعمال نہ کرے ’’...... تو اس سے مؤاخذہ ہو گا۔‘‘ اس سے بھی جواب طلبی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیاوی سامان دیئے تھے تا کہ اس سے تمہارے اندر بہتری پیدا ہو، تمہارے ہاں کشائش پیدا ہو۔ تم اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنے والے بنو۔ تم جماعت کے حق ادا کرنے والے بنو۔ اگر تم نے اس جائیداد کا صحیح استعمال نہیں کیا، جو کاروبار تھے ان کو صحیح طرح نہیں چلایا، جو محنت جس کی توقع کی جاتی ہے وہ صحیح طرح نہیں کی تو تب بھی اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تمہیں میں نے دنیاوی ساز و سامان، یہ سب کچھ دیا تھا، تم نے کیوں ان سے فائدہ نہیں اٹھایا؟

پس فرماتے ہیں ’’پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں‘‘، فرمایا ’’نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضاء مقصود ہو۔ اور اُس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 181 تا 184) ہاں دنیاوی کاروبار بھی کرنے ہیں اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کے جب وقت آتے ہیں، اس کی عبادت کرنے کے جب وقت آتے ہیں، نمازوں کے اوقات جب آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت یہ ہے کہ اس کی عبادت کرو اور جب وہ عبادت کر لو، وقت پر نمازیں پڑھ لو اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھ لو تو پھر دنیاوی کاموں میں مصروف ہو جاؤ کیونکہ یہ بھی کرنا اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔ پس عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی رضا مقصود ہو۔ عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو اور حکموں پر چلتے ہوئے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا بھی اس کو، انسان کو اللہ تعالیٰ کا کامل عبد بناتا ہے جس کے لئے ہر انسان کو، ہر مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک موقع پر اس بارے میں بیان فرماتے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ ”جو اس اصل غرض کو مدّنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خریدلوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔“ جو نیکیاں کرنے کا اجر ہے، جو ثواب ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں جا کے ملنا ہے وہ تو نہیں پھر ملے گا۔ وہ تو دنیا میں ہی ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کماؤ، دنیا کے لئے تردّد کرو، دنیا کے لئے کوشش کرو، لیکن اس کے مطابق اور اس حد تک جس حد تک اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ”انسان کے دل میں خدا (تعالیٰ) کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے۔ جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ قابل قدر شَے ہو جائے گا......“ خدا کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے۔ جب یہ ہوگا تو فرمایا کہ اس وجہ سے پھر انسان ایک قابل قدر شے ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی قابل قدر ہو جائے گا اور دنیا میں بھی وہ قابل قدر ہوگا۔ ”اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 289)

پس اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش ہمیں کرنی چاہئے نہ کہ دنیا داروں کی طرح زندگی گزاریں جو خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو عبادت کا طریق سکھایا ہے وہ کیا ہے؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس طرح اس بارے میں ہمیں یہ طریق اختیار کرنے کے بارے میں فرمایا ہے اور کیا فرمایا ہے؟ آپؑ کے بعض ارشادات میں پیش کرتا ہوں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ صحیح عبد بننے کا طریق کیا ہے اور عبد بننے کے لئے کیا چیز ضروری ہے۔ اور جو ہم دیکھتے ہیں تو اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ نماز ہی صحیح عبد بننے کی طرف ہمیں لے جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ۔ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی نماز ہی دعا ہے نماز عبادت کا مغز ہے۔“ فرماتے ہیں ”جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔“ نماز پڑھ رہے ہیں اور صرف اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ دنیا ہی مانگنی ہے۔ سارا دن کمائی بھی دنیا کے لئے کرتے رہے، کوشش بھی دنیا کے لئے کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کے پاس آئے تو وہاں بھی صرف دنیا ہی مانگتے رہے تو فرماتے ہیں کہ اس کا نام پھر صلوٰۃ نہیں ہے۔ ”لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدّنظر رکھتا ہے اور ادب، انکسار، تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔“ فرمایا کہ ”اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔“ خدا اور انسان کے درمیان تعلق اور رابطہ بڑھے یہ اصل صلوٰۃ ہے، یہ دعا ہے۔ فرمایا کہ ”یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز جو ہے وہ اس کو فحشاء سے اور منکر سے ہٹاتی ہے۔ تو تبھی ہٹائے گی جب یہ سوچ ہوگی، اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوگا۔

فرمایا کہ ”اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔“ پہلے رضائے الٰہی، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرو۔ نیکیاں کرنے کی توفیق مانگو۔ اُس سے اُس کے حکموں پر چلنے کی توفیق مانگو۔ اُس سے، خدا سے خدا کو مانگو پھر دنیاوی ضروریات کے لئے بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان میں بھی برکت ڈالے تو دنیاوی کاموں میں برکت پڑے گی اور مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔ فرمایا کہ ”یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتے ہیں۔“ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ دنیاوی مشکلات میں پڑتے ہیں تو دینی معاملات میں بھی حارج ہو جاتے ہیں کہ ایمان کمزور ہوتا ہے۔ فرمایا ”خاص کر خامی اور کج پنے کے زمانے میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے۔“ مزید اس کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ”صلوٰۃ کا لفظ پرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے......“ آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے، گرم آگ پہ ہاتھ رکھے یا اس کی گرمی بھی محسوس ہو جائے، قریب لے جاؤ ہاتھ کو یا کوئی بھی جسم کا حصہ تو وہاں سوزش پیدا ہو جائے گی تو فرمایا کہ صلوٰۃ بھی یہی چیز ہے کہ اس سے سوزش پیدا ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ ”ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 367-368)

پس ایسی نمازیں ہیں جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ اور جب ایسی گدازش والی اور پرسوز نمازیں ہوں گی تو پھر یہ شکوہ نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں ہے ہم نے بہت دعائیں کیں۔ فلاں مقصد کے لئے دعائیں کیں۔ مقصد صرف دنیاوی ہے تو پھر وہ حالت پیدا نہیں ہوگی جس حالت میں اللہ تعالیٰ بندے کی سنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بہت سے ایسے ہیں جن کی نمازوں میں گدازش ہے۔ ان کی نمازوں سے ان میں سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ان کو نمازوں میں سرور اور مزہ آتا ہے۔ اور انہیں کوئی شکوہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ہماری سنتا نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوتے ہیں۔ کبھی ان کا سرور کم نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد عبادتوں میں سرور آنے اور مزہ آنے کا ذکر تو بہت سے نئے آنے والے بھی اب کرنے لگ گئے ہیں جن کو بیعت میں آئے کچھ عرصہ ہی ہوا ہے۔ چنانچہ بینن سے ہی وہاں کے لوکل مشنری لکھتے ہیں کہ میرے ریجن کے ایک نومبائع احمدی ادریس صاحب ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے مسلمان ہی تھے۔ ادریس صاحب نے پانچ ماہ قبل احمدیت قبول کی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے میں مسلمان تھا۔ نمازیں بھی پڑھتا تھا بلکہ تہجد بھی پڑھا کرتا تھا لیکن نمازوں میں مجھے سرور اور لذت نہیں ملتی تھی۔ وہ گدازش پیدا نہیں ہوتی تھی، وہ سوزش پیدا نہیں ہوتی تھی لیکن جب سے میں احمدی ہوا ہوں بالکل کایا پلٹ گئی ہے۔ نمازوں میں سرور اور لذت پاتا ہوں۔ اب میری نمازوں کا مزہ ہی اور ہو گیا ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ کی معرفت انسان کو ملتی ہے اور دعاؤں میں درد پیدا ہوتا ہے تو پھر سرور بھی آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سوزش اور گدازش والی نمازوں کی حالت کو پیدا کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

”جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آ جاتا ہے ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارت ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔“ فرمایا ”نماز وہ ہے جس میں سوزش اور گدازش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔“ عاجزی ہوتی ہے، ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ ایک درد پیدا ہوتا ہے اور پھر جو نماز کے آداب ہیں یا عاجزی کی انتہا، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو پھر ایک حقیقی حالت نماز کی پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ”جب انسان بندہ ہو کر لاپرواہی کرتا ہے تو خدا کی ذات بھی غنی ہے۔ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔“ فرمایا ”ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے؟“ فرمایا کہ ”اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔“ فرماتے ہیں ”خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 378)

پس اللہ تعالیٰ کو ہماری ضرورت نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے کہا تو اس لئے کہا کہ ہم پر اس نے احسان کیا ہے کہ ہم اس کے قریب ہوں گے تو دین بھی پائیں گے اور دنیا بھی پائیں گے۔ بہت سے نمازیوں کی ظاہری حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ

”بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔“ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنی ہے تو وہ بھی دعا کے ذریعہ سے مانگو۔ ”بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔“ یقین کامل اس وقت حاصل ہوگا، معرفت اس وقت حاصل ہوگی جب یہ خوف ہو کہ کہیں اللہ تعالیٰ سے جب میں نے تعلق کاٹا، اس کے حق ادا نہ کئے، اس کے حکموں پر نہ چلا، اس کا صحیح عبد بننے کی کوشش نہ کی تو میری موت ہے۔ یہی حقیقی موت ہے۔ جب یہ احساس پیدا ہوگا تب پھر معرفت کے لئے پرسوز دعائیں بھی ہوں گی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

فرماتے ہیں ’’گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔‘‘ صرف دعا سے گناہ سے نہیں بچا جاتا، تدبیریں بھی ضروری ہیں۔’’اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔‘‘ ایک طرف تو انسان دعائیں مانگ رہا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی معرفت عطا کر اور اس میں مَیں ترقی کروں اور تیرا صحیح عبد بنوں۔ دوسری طرف مجلسیں ایسی ہیں جن میں گناہ کی تحریک ہو رہی ہے۔ ٹی وی پر بیٹھے ہوئے ہیں، غلط قسم کی فلمیں دیکھ رہے ہیں۔ عورتوں کی طرف سے، بچوں کی طرف سے انصار اللہ کی عمر کے لوگوں کی رپورٹیں مجھے آتی ہیں کہ غلط پروگرام دیکھ رہے ہیں یا بعض مجالس میں بیٹھے ہیں، گپیں مار رہے ہیں، اس قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔ بعض لوگ نظام پہ اعتراض کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی چغلیاں کر رہے ہیں۔ تو یہ ساری مجالس جو ہیں اگر ان میں بیٹھنا نہیں چھوڑو گے تو معرفت بھی حاصل نہیں ہوگی۔

فرماتے ہیں کہ ’’مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو......‘‘ یہ ترک بھی کرو اور دعا بھی کرتے رہو کہ معرفت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے ’’اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔‘‘ فرمایا ’’نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے......‘‘ ایک دو تین نمازیں نہیں، پانچ وقت نماز ادا کی جاتی ہے ’’اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہو گی۔‘‘ نماز میں بھی، پانچوں وقت نماز میں کوشش کرنی ہے کہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے تا کہ حقیقی نماز ہو۔ فرماتے ہیں کہ ’’نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔‘‘ ایسے دل میں احساس پیدا ہو، سوز پیدا ہو، گدازش پیدا ہو، جذبات پیدا ہوں، رقت پیدا ہو کہ اس حالت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گر پڑو۔ فرمایا کہ ’’جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔‘‘ یہ بھی دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ میرے اندر اتنی کمزوریاں، اتنی شوخیاں ہیں، نفس کے گناہ ہیں ان کو بھی دور فرما اور اپنی معرفت عطا فرما۔ مجھے حقیقی عبد بنا۔ فرمایا کہ ’’اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امّارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدھا میں ایک سمّ قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امّارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 123)

پس نفس تو بار بار برائی کی طرف بلاتا ہے، برائی پر مجبور کرتا ہے اس لئے اس کو قتل کرنے کے لئے، اس کو مارنے کے لئے جس طرح سانپ اور اژدھا کو مارنا ہے اللہ تعالیٰ کو ہی تلاش کرنا پڑے گا۔ پس اس پہلو کو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا جب تک حضور نہ ہو۔‘‘ جب تک کہ پوری طرح توجہ نہ ہو۔ ’’اور حضور قلب نہیں ہوتا جب تک عاجزی نہ ہو۔‘‘ اپنے اندر عاجزی پیدا کرو تبھی دل کی پوری توجہ بھی پیدا ہوگی۔ ’’عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہوسکتا ہے۔‘‘ عاجزی تبھی پیدا ہوگی جب انسان الفاظ جو دہرا رہا ہے پتہ بھی تو ہو کہ مَیں کہہ کیا رہا ہوں۔ جب یہ پتہ ہوگا تبھی زبان کے الفاظ کے ساتھ دل کی کیفیات بھی بدلیں گی، دماغ بھی پوری طرح متوجہ ہوگا، اضطراب پیدا ہوگا۔ فرمایا ’’مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔‘‘ یہ بھی مطلب نہیں کہ نماز کی وہ ساری باتیں جو عربی کے الفاظ ہیں یا مسنون دعائیں ہیں ان کو بھی اپنے الفاظ میں پڑھو۔ ’’نہیں میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو۔ اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 146)

باجماعت عبادتوں کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عبادتوں کے ساتھ اس مذہب کے ماننے والے مسلمان ایک امّت واحدہ بن جائیں اور باجماعت عبادتیں اور دعائیں جب اکٹھی ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو پھر ان کی قبولیت کا بھی ایک اور درجہ ہوتا ہے۔ اور پھر وہ انقلاب پیدا کرتی ہیں۔ اور اگر ہم نے انقلاب لانا ہے تو اس طرف ہمیں توجہ کرنی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔‘‘ وحدت جمہوری ہوگی، ایک قوم بنے گی تو بہت سے انسان اکٹھے ہو کر ایک انسان کے حکم میں آ جائیں گے، ایک روح سمجھی جائیگی، ایک جسم سمجھا جائے گا۔ فرمایا ’’مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے حتیٰ کہ حج بھی اس لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلّہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلّہ کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو۔ اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں۔‘‘ مسجد میں جانا ہے، پانچ نمازیں پڑھنی ہیں تو وہ بھی اس لئے جانا چاہئے، اس نیت سے جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی ہے اور ہم نے ایک بننے کی کوشش کرنی ہے۔ یہ نہیں کہ مسجدوں میں بھی جائیں اور دل بھی پھٹے ہوں اور لڑائیاں بھی ہو رہی ہوں۔ فرمایا کہ ’’......مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے انس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔‘‘ دشمن بھی بعض دفعہ دوسرے ملکوں میں جا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ آپس میں اگر کسی وجہ سے اختلافات بھی ہوں تو ایک ملک کے اگر دوسرے ملک میں جاتے ہیں، جب اپنے قوم کے لوگ نہیں ملتے تو پھر ایک دوسرے پر ہی انحصار کرنا ہوتا ہے اور اس میں پھر دوستی اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ’’پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاویں گے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور انس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اس طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ آپس میں الفت اور انس ترقی پکڑے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 129-130)

اب اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس کا یہ انس اور محبت جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے، امّت مسلمہ کو ایک واحد قوم بنانا چاہتا ہے، ایک حقیقی مومن میں پیدا کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس سوچ کے ساتھ انسان کو اپنی نمازوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے، پانچ وقت نمازوں کے لئے بھی اور جمعہ کے لئے بھی اور عیدین کے لئے بھی مسجد میں آنا چاہئے۔

پھر ہمیں اس زمانے میں دینی مجالس منعقد کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جلسوں اور اجتماعوں کے انعقاد کے بھی انتظام فرما دیئے ہوئے ہیں۔ یہاں ہم اکٹھے ہوتے ہیں اس لئے کہ دینی باتیں بھی سنیں، اکٹھے ہو کر نمازیں بھی پڑھیں، محبت اور انس پیدا ہو۔ تو یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ایک زائد چیز ہم میں پیدا فرما دی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے۔ اور اس شکرگزاری کرنے کا حق یہ ہے، شکرگزاری کرنے کا حقیقی طریق یہی ہے کہ پھر اپنے دلوں میں ایسی محبت پیدا کریں اور یہ عہد کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کریں گے اور بندوں کے بھی حق ادا کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔ پھر آپ نماز کے بارے میں

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اڑول (بہار)

فرماتے ہیں کہ یہ دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذّات جسمانی کے لئے تم لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہو پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور اگر نمازیں پڑھنے والا ہو تو یہ مفت کا بہشت ہے جو انسان کو ملتا ہے۔ فرماتے ہیں قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ دنیا کی جنت کیا ہے؟ فرمایا اور وہ نماز کی لذت ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 370۔371) نماز میں لذت آئے گی تو سمجھو تمہیں دنیا کی جنت مل گئی۔ کس طرح نمازیں پڑھنے والوں میں یہ انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ کس طرح ان کو یہ سرور حاصل ہوا اور دنیا کی جنت حاصل کرنے والے بنتے ہیں۔ جماعت میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں بلکہ ان کو دیکھ کر ان کے بچوں کی بھی حالت بدل گئی ہے۔ وہ بھی اس دنیاوی جنت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک مثال میں آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

بینن کی ایک جماعت کے لوکل مشنری نے لکھا کہ ایک دوست ہیں لافیا عبدالمومن صاحب۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک پیدائشی مسلمان ہوں لیکن نماز وغیرہ کی طرف توجہ نہیں تھی اور اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرے بچے بھی خصوصاً میری چھوٹی بیٹی تو بالکل اسلام سے دور تھی۔ میرا اپنا ہی نمونہ ٹھیک نہیں تھا اس لئے میں جو بھی نصیحت کرتا وہ نصیحت اثر نہیں کرتی تھی۔ لیکن جب میں نے احمدیت قبول کی تو میرے اندر بھی تبدیلی آئی اور اب خدا کا شکر ہے کہ میری بیٹی نہ صرف اسلام سے محبت رکھتی ہے بلکہ با قاعدہ جماعتی پروگراموں میں شمولیت کرتی ہے اور ہم سب کی نمازوں کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا ہوگئی ہے بلکہ حقیقی توجہ پیدا ہوگئی ہے۔ تو دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد نہ صرف اپنی اصلاح ہوئی بلکہ بچوں کی بھی اصلاح ہوگئی۔ پس ہم میں سے ہر ایک کا نمونہ جو ہے وہ اپنے گھر والوں کی اصلاح کے لئے ضروری ہے اور یہ نمونہ دکھانا انصار اللہ کا کام ہے اور یہی حقیقی انصار اللہ ہونے کا مقصد ہے۔

دعاؤں اور عبادتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’انسانوں میں سے بھی جو سب سے زیادہ قابل قدر ہے اسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں......‘‘ کون قابل قدر ہیں؟ ’’وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا سچا تعلق رکھتے اور اپنے اندرونہ کو صاف رکھتے ہیں۔‘‘ اندر باہر ایک ہیں۔ اپنے اندرونے کو بھی صاف رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے ایک حقیقی تعلق ہے۔ صرف منہ سے نہیں کہتے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے عبد ہیں بلکہ دل بھی ان کی اس بات کی گواہی دے رہے ہوتے ہیں اور ان کا ہر عمل اس بات کی گواہی دے رہا ہوتا ہے اور فرمایا ’’اور نوع انسان کے ساتھ خیر اور ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔‘‘ ان کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور خیر سے پیش آتے ہیں۔ ان کے لئے بھلائی دکھاتے ہیں ’’اور خدا کے سچے فرمانبردار ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان:78)‘‘ یعنی تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ فرمایا کہ ’’اس کے مفہوم مخالف سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ دوسروں کی پرواہ کرتا ہے اور وہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو سعادتمند ہوتے ہیں۔‘‘ یعنی کہ فرمایا اس کا مطلب یہی ہے کہ جب تم دعا کرو گے تو میں تمہاری پرواہ کروں گا اور جب اللہ تعالیٰ پرواہ کرتا ہے تو ان کو ایک خاص مقام مل جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والے اور اس کے آگے جھکنے والے اور دعاؤں کا حق ادا کرنے والے لوگ ہیں جو حقیقی سعادتمند لوگ ہیں۔ ’’وہ تمام کسریں ان کے اندر سے نکل جاتی ہیں جو خدا سے دور ڈال دیتی ہیں۔ اور جب انسان اپنی اصلاح کر لیتا ہے اور خدا سے صلح کر لیتا ہے تو خدا اس کے عذاب کو بھی ٹلا دیتا ہے۔ خدا کو کوئی ضد تو نہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق بھی صاف طور پر فرمایا ہے۔ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ۔ (النساء:148) یعنی خدا نے تم کو عذاب دے کر کیا کرنا ہے اگر تم دیندار ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 395)

پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والوں میں جو انقلاب پیدا ہوا اس کی اَور ایک مثال دیتا ہوں میں۔ تنزانیہ مشرقی افریقہ کا ملک ہے وہاں کا ایک ریجن شیانگا ہے۔ اس کے معلّم لکھتے ہیں کہ ایک نئے گاؤں اگیمبیا (Igembya) میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس گاؤں میں اکثریت لامذہب کی ہے جہاں جماعت کا قیام عمل میں آیا وہ لوگ مذہب کو مانتے ہی نہیں۔ ان میں سے اکثر لوگوں کا مشغلہ شراب نوشی ہے۔ ہر وقت شراب میں دھت ہیں، جوّا کھیلتے ہیں اور دوسری برائیاں بھی ان میں عام ہیں۔ کوئی برائی نہیں جو ان میں نہ ہو۔ کہتے ہیں وہاں جب تبلیغ کے لئے ہم گئے اور گاؤں کی حالت کا اندازہ لگایا تو ہمارا خیال تھا کہ شاید ہمیں کوئی خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوگی۔ یہ دنیا میں دھت لوگ ہیں۔ شراب میں، نشہ میں ڈوبے ہوئے جوّا کھیلنے والے سب برائیوں میں ملوث، اِنہوں نے ہماری دین کی اور مذہب کی اور خدا کی بات کیا سُنی ہے۔ ہم نے سوچ لیا تھا کہ شاید کوئی کامیابی نہیں ہوگی بلکہ وہ ہماری بات سننا بھی گوارہ نہ کریں۔ کامیابی تو دور کی بات ہے شاید ہماری بات سننا بھی گوارہ نہ کریں۔ کہتے ہیں بہر حال جب ہم نے تبلیغ کی تو انہی میں سے لوگوں نے نہ صرف اسلام احمدیت کا پیغام سنا بلکہ کافی لوگوں نے اسی وقت بیعت کر کے اسلام اور احمدیت کو قبول کر لیا۔ پھر بیعت کرنے والوں میں ایسی تبدیلی رونما ہوئی کہ پہلے تو ان کا اَور کوئی شغل ہی نہ تھا دنیا داری میں پڑے ہوئے تھے، نشہ میں پڑے ہوئے، جوّا کھیلنے میں پڑے ہوئے تھے لیکن ان میں سے بعض لوگوں میں ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ چار کلو میٹر دور ایک قریبی جماعت تھی کِڈانڈا (Kidanda) اس میں جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد میں پہنچتے تھے۔ کیونکہ نئی جماعت تھی وہاں ان کی اپنی جگہ مسجد نہیں تھی تو سفر کر کے ہر جمعہ کو جمعہ ادا کرنے پہنچتے تھے۔ اور ان کی اسلام کے اندر دلچسپی اور ان کے اندر تبدیلی دیکھ کر پھر وہاں ایک عارضی مسجد بھی بنائی گئی اور اب مسجد بننے کے بعد با قاعدہ وہاں نماز با جماعت کا آغاز ہو گیا ہے۔ وہی لوگ جو نشوں میں ڈوبے ہوئے تھے وہی لوگ جو شرابی تھے وہی لوگ جو جوّا کھیلنے میں ہر وقت مصروف رہتے تھے وہی لوگ جو دوسری برائیوں میں ملوث تھے اب وہ پانچ وقت مسجد میں نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ انقلاب ہے جو بیعت کرنے کے بعد ان لوگوں میں پیدا ہوا۔

اب دنیا میں نئی جماعتیں بن رہی ہیں اور نئی جماعتیں بن کر پھر مسجدیں بنا کر انہیں بھرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے ایک بڑا سوچنے کا مقام ہے۔ آپ کی اکثریت یہاں جو میرے سامنے بیٹھی ہے اس میں اکثر جو ہیں وہ اس وجہ سے یہاں ان مغربی ممالک میں آئے ہیں کہ ہماری عبادتوں پر پابندی تھی۔ ہمیں کھل کر عبادت کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمیں کھل کر اپنے آپ کو مسلمان کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہمیں اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہمیں کھل کر اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی اجازت نہیں ہے اور ان تنگیوں کی وجہ سے ہم یہاں آئے ہیں تو اس کے بعد تو کس قدر یہ حق بنتا ہے بلکہ فرض بنتا ہے ہمارا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے حکموں کے مطابق چلنے والے ہوں، اپنی مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوں۔ اگر ہم یہ نہیں کریں گے، عبادت کا حق ادا نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نہیں چلیں گے اس کا صحیح عبد نہیں بنیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی بے نیاز ہے۔ یہ بات بھی ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی کوئی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ان کو کہہ دے کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے۔ اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اسکے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بے قیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 543)

پھر وہ جانور انسانوں سے زیادہ بہتر بن جاتا ہے جو حلال جانور ہے۔ پس بہت غور اور فکر کا مقام ہے۔ ہمیں ہر وقت اس بارے میں سوچنا چاہئے۔ صرف نعرے لگانے سے اسلام فتح نہیں ہوگا۔ صرف نعرے لگانے سے ہماری اصلاح نہیں ہوگی۔ صرف نعرے لگانے سے ہماری اگلی نسلوں میں احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام جاری نہیں رہے گا بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے ہمیں محنت کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عبادتوں کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی معرفت ہمیں پیدا ہو۔ نہ صرف اپنی اصلاح کرنے والے ہوں بلکہ اپنے بچوں کے لئے بھی نمونہ بن جائیں۔

آجکل دنیا جس تیزی سے خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے اس کی اصلاح صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی کر سکتی ہے جن کو اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اگر پرانے احمدی اس اہمیت کو نہیں سمجھیں گے اور یہاں آکر شکر گزاری کے بجائے دنیا میں ڈوب جائیں گے، اپنے بچوں کیلئے مثالیں قائم نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اَور مخلصین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما دے گا اور دنیا میں ہر جگہ عطا فرما رہا ہے۔ پھر وہی لوگ ہوں گے جو دین کا علم اور جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے۔ حقیقی انصار اللہ ہوں گے۔

پس اس بات کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ اگر ان لوگوں میں شامل ہونا ہے اور اپنی نسلوں کو ان لوگوں میں شامل کرنا ہے جن کی اللہ تعالیٰ پرواہ کرتا ہے تو پھر اپنی نمازوں کی، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

....

دعا کے بعد حضورِ انور نے فرمایا:

’’لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مَیں ایک وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں صبح لجنہ اماء اللہ کے سیشن میں شامل ہوا تھا وہاں جو رپورٹ پڑھی تھی اس میں انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ 3500 حاضری ہے، اور ایک دن پہلے کی حاضری 3900 بتائی تھی۔ کچھ گھبراہٹ میں یا عاجزی میں صدر صاحبہ سے کچھ غلطی ہوگئی ان کی اصل حاضری اُس وقت جس سیشن میں مَیں شامل ہوا ہوں 5528 تھی جو گزشتہ سال سے بہت زیادہ ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان حاضریوں کو صرف حاضریوں تک ہی نہ رکھے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے کہ حقیقی انقلاب ہم سب میں پیدا ہو۔ جزاک اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1 رفروری 2019)

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14؍فروری 2020 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال قرآن مجید میں جھوٹ سے اجتناب کے متعلق کیا تعلیم ملتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے فرمایا۔ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ۔ یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نعوذ باللہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ ایک عیسائی فتح مسیح کے اعتراض کہ آنحضرتؐ نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے، کے جواب میں لکھتے ہیں یہ آپ کو اپنی جہالت کی وجہ سے غلطی لگی ہے اور اصل بات یہی ہے کہ کسی حدیث میں جھوٹ بولنے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ لفظ ہیں کہ اِنۡ قُتِلۡتَ وَاُحۡرِقۡتَ یعنی سچ کو مت چھوڑ اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے توریہ کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: توریہ جو درحقیقت کذب نہیں گو کذب کے رنگ میں ہی اضطرار کے وقت عوام کے واسطے اس کا جواز حدیث سے پایا جاتا ہے مگر پھر بھی لکھا ہے کہ افضل وہی لوگ ہیں جو توریہ سے بھی پرہیز کریں اور توریہ اسلامی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ فتنہ کے خوف سے ایک بات کو چھپانے کے لیے یا کسی اَور مصلحت پر ایک راز کی بات مخفی رکھنے کی غرض سے ایسی مثالوں اور پیرایوں میں اس کو بیان کیا جائے کہ عقلمند تو اس بات کو سمجھ جائے اور نادان کی سمجھ میں نہ آئے اور اس کا خیال دوسری طرف چلا جائے جو متکلم کا مقصود نہیں اور غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ جو کچھ متکلم نے کہا وہ جھوٹ نہیں بلکہ حق محض ہے اور کچھ بھی کذب کی اس میں آمیزش نہ ہو اور نہ دل نے ایک ذرہ بھی کذب کی طرف مَیل کیا ہو۔

سوال آنحضرتؐ کا توریہ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حتّی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم کیا ہے تا مفہوم کلام کا اپنی ظاہری صورت میں بھی کذب سے مشابہ نہ ہو۔

سوال قرآن کریم نے جھوٹوں کے متعلق کیا فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو۔ ٹھٹھے کے طور پر ہنسی کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو نضیر کی سازش قتل سے کس طرح بچایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنو نضیر نے دھوکے سے آنحضورؐ پر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی اس پر رسول اللہؐ تیزی سے اٹھے تو گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے لیے اٹھے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو یہود کے پاس کیا پیغام دے کر بھجوایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت محمد بن مسلمہؓ کو آنحضرتؐ نے یہود کے قبیلہ بنو نضیر کے پاس بھجوایا اور فرمایا کہ انہیں کہو کہ مجھے رسول اللہؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ گئے اور کہا کہ مجھے رسول اللہؐ نے بھیجا ہے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ تم نے وہ معاہدہ توڑ دیا ہے جسے میں نے تمہارے لیے قائم کیا تھا کیونکہ تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے انہیں بتایا کہ عمرو بن جحاش چھت پر چڑھا تا کہ وہ آپؐ پر پتھر گرادے۔

سوال ابو رافع کون تھا اور وہ کس طرح مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں میں مصروف تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سلام بن ابی الحقیق جس کی کنیت ابو رافع تھی، ان یہودی رؤسا میں سے تھا جن کی مفسدانہ انگیخت اور اشتعال انگیزی سے 5 ہجری کے آخر میں مسلمانوں کے خلاف جنگِ احزاب کا خطرناک فتنہ برپا ہوا تھا۔ ابو رافع خیبر کے علاقہ میں اپنی فتنہ انگیزی میں مصروف تھا۔ اس نے اپنا دستور بنالیا تھا کہ نجد کے وحشی اور جنگجو قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں وہ کعب بن اشرف کا پورا پورا مثیل تھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کی مفسدانہ کارروائیوں کے سدباب کے لیے کیا اقدام اٹھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا آنحضرتؐ نے اس بات کو سوچتے ہوئے کہ ملک میں وسیع کشت و خون کی بجائے ایک مفسد اور فتنہ انگیز آدمی کا مارا جانا بہت بہتر ہے، حضرت عبداللہ بن عتیک انصاریؓ کی سرداری میں چار خزرجی صحابیوں کو ابو رافع کی طرف روانہ فرمایا مگر چلتے ہوئے تاکید فرمائی کہ دیکھنا کسی عورت یا بچے کو ہرگز قتل نہ کرنا۔ چنانچہ 6؍ہجری کے ماہ رمضان میں یہ پارٹی روانہ ہوئی اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کر کے واپس آ گئی اور اس طرح اس مصیبت کے بادل مدینہ کی فضا سے ٹل گئے۔

سوال حضرت عمرؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو کن خدمات پر مامور کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو اپنے دورِ خلافت میں جُہینہ قبیلہ سے وصولی زکوٰۃ کے لیے مقرر کیا تھا۔ جب کبھی کسی عامل کے خلاف دربار خلافت میں شکایات موصول ہوتیں تو حضرت عمرؓ تحقیق کے لیے انہیں روانہ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کو ان پر اعتماد تھا اس لیے سرکاری محاصل کی وصولی کے لیے بھی ان ہی کو بھیجا جاتا تھا۔ وہ مختلف علاقوں کے مشکل معاملات کو سلجھانے کے لیے مقرر تھے۔

سوال کوفہ میں جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے محل تعمیر کیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو کیا حکم دے کر کوفہ روانہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک محل بنایا ہے اور اس کا دروازہ رکھا ہے جس کی وجہ سے آواز سنائی نہیں دیتی۔ چنانچہ آپؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو روانہ کیا اور ان سے فرمایا سعد کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ جلا دینا۔ چنانچہ وہ کوفہ پہنچے، دروازے پر پہنچے تو چقماق نکالی، آگ سلگائی پھر دروازے کو جلا دیا۔ حضرت سعد کو معلوم ہوا تو وہ باہر تشریف لائے اور حضرت محمد بن مسلمہؓ نے انہیں ساری بات بتائی کہ میں نے کیوں جلایا ہے۔

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہؓ نے کیا کِیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہؓ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار بنوالی۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے ایک تلوار تحفہ میں دی اور فرمایا کہ اس سے مشرکین سے جہاد کرنا جب تک وہ تم سے قتال کرتے رہیں اور جب تُو مسلمانوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیں تو اسے یعنی تلوار کو کسی چٹان کے پاس لا کر مارنا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہارے پاس کسی خطا کار کا ہاتھ پہنچے یا تمہیں موت آ لے۔

سوال حضرت محمد بن مسلمہؓ کے متعلق حضرت حذیفہؓ نے کیا گواہی دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ضُبَیۡعَہ بِن حُصَین ثَعۡلَبِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حُذَیفہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جسے فتنہ کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہم نے کہا وہ کون ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ وہ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

سوال حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اپنی زندگی کے آخری دن کس طرح گزارے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ضُبَیۡعَہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہؓ فوت ہو گئے تو مَیں مدینہ سے نکلا اور پانی کے ایک مقام پر پہنچا۔ میں نے وہاں ایک ٹوٹا ہوا خیمہ دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ خیمہ کس کا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ محمد بن مسلمہؓ کا خیمہ ہے۔ میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا اللہ آپؓ پر رحم فرمائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپؓ مسلمانوں کے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ آپؓ نے اپنا شہر اور اپنا گھر اور اپنے اہل و عیال اور اپنے پڑوسی چھوڑ دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ شر سے کراہت کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

سوال حضرت محمد بن مسلمہؓ کی وفات کب اور کس طرح ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مختلف روایات کے مطابق تینتالیس، چھیالیس یا سینتالیس ہجری میں مدینے میں آپؓ کی وفات ہوئی اور اس وقت آپؓ کی عمر 77 سال تھی۔ آپؓ کی نمازِ جنازہ مَروان بن حکم نے پڑھائی جو اس وقت مدینے کے امیر تھے۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ کسی نے انہیں شہید کر دیا تھا۔ ☆......☆

جماعت احمدیہ میں 20 فروری کے دن کی اہمیت اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بعض اہم نکات کا ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 21؍فروری 2020 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جماعت احمدیہ میں 20 فروری کا دن کس حوالے سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں 20؍فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے اور جماعتوں میں یومِ مصلح موعودؓ کے حوالے سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔

سوال اس پیشگوئی میں کس بات کی خبر دی گئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ پیشگوئی اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی تھی۔ جس میں ایک خادمِ اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کے لیے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اس مکان کی کیا اصلیت بیان فرمائی جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے چلہ کشی کی تھی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ یہ مکان اس وقت 'طویلہ' کہلاتا تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا، جس میں شاید اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا وہاں انہوں نے سٹور بنا رکھا ہو یا حسبِ ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں۔

سوال چالیس دن کی دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا نشان دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے یہ نشان دیا کہ مَیں نہ صرف ان وعدوں کو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کیے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لیے مَیں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو خاص صفات سے متصف ہوگا۔

سوال اس عظیم بیٹے کی بعض خاص نشانیاں کیا تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا۔ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی اور دنیوی علوم جو اسلام کی اشاعت کے لیے ضروری ہیں اسے دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کو لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

سوال اس پیشگوئی پر مخالفین نے کیا اعتراض کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمنوں نے یہ اعتراض کیا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کیا ہمیشہ لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے؟ شاذ و نادر کے طور پر کوئی ایسا شخص ہوتا ہے کہ جس کا کوئی لڑکا نہ ہو یا جس کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوں۔ ورنہ عام طور پر لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوتے رہتے ہیں اور کبھی ان کی پیدائش کو کوئی خاص نشان قرار نہیں دیا جاتا۔ پس اگر آپ کے ہاں بھی کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوگا کہ دنیا میں اس ذریعہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص نشان ظاہر ہوا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: یہ صرف پیشگوئی ہی

نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف ورحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لیے ظاہر فرمایا۔ ''بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی وَاِحْسَانِهٖ وَبِبَرَكَةِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس جواب کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؑ بطور تنزل اس اعتراض کو تسلیم کر کے فرماتے ہیں کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ محض کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا تو سوال یہ ہے کہ مَیں نے محض ایک لڑکے کی پیدائش کی کب خبر دی ہے۔ مَیں نے یہ تو نہیں کہا کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا بلکہ مَیں نے یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرما کر ایک ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کی پہلی غرض کیا بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: اول یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آئیں۔ اب اگر ان لوگوں کے نظریہ کو صحیح سمجھ لیا جائے جو یہ کہتے ہیں کہ مصلح موعود تین چار سو سال کے بعد آئے گا تو اس فقرہ کی تشریح یوں ہوتی ہے کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ وہ لوگ جو آج زندگی کے خواہاں ہیں مرے رہیں۔ چار سو سال کے بعد ان کی نسلوں میں سے بعض کو زندہ کر دیا جائے گا۔ مگر کیا اس فقرہ کو کوئی شخص بھی صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کی دوسری غرض اور معنے کیا بیان فرمائے؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: دوسرے یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی تھی تا دین اسلام کا شرف ظاہر ہو اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔ مگر کہا یہ جاتا ہے کہ خدا نے یہ پیشگوئی اس لیے کی ہے تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ آج سے تین چار سو سال کے بعد ظاہر کیا جائے۔ جب نہ پنڈت لیکھرام ہوگا نہ منشی اندرمن مرادآبادی ہوگا نہ ان کی اولادیں ہوں گی۔ اس وقت دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے گا۔ بتاؤ کہ کیا کوئی بھی شخص ان معنوں کو درست سمجھ سکتا ہے؟

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کی تیسری غرض کیا بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: تیسرے آپؑ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اس کے معنی بھی ظاہر ہیں کہ حق اس وقت کمزور ہے اور باطل غلبہ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسا نشان ظاہر ہو کہ عقلی اور علمی طور پر دشمنانِ اسلام پر حجت تمام ہو جائے اور وہ لوگ اس بات کو ماننے پر مجبور ہو جائیں کہ اسلام حق ہے اور اس کے مقابل میں جس قدر مذہب کھڑے ہیں وہ باطل ہیں۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کی چوتھی غرض کیا بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: چوتھی غرض اس پیشگوئی کی یہ بیان کی گئی تھی کہ تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اگر یہ کہہ دیا جاتا کہ تین چار سو سال کے بعد ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے تم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے کہ اسلام کا خدا قادر ہے۔ ایسی پیشگوئی ان پر کیا حجت ہو سکتی تھی جو اس وقت دین اسلام پر اعتراضات کر رہے تھے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی مصلح موعود کی پانچویں، چھٹی اور ساتویں غرض کیا بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: پانچویں غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ چھٹی غرض یہ بیان کی گئی تھی کہ تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ ساتویں آپؑ نے بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئی اس لیے کی گئی ہے تا کہ مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے اور پتہ لگ جائے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اب اگر یہ پیشگوئیاں تین چار سو سال بعد پوری ہونی تھیں تو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے لوگوں کو ان سب باتوں کی صداقت کیسے معلوم ہو سکتی تھی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کب کیا اور کیا اعلان کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1944ء میں آپؓ نے اعلان کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ ''مَیں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں۔

سوال حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارہائے نمایاں کا کیا جائزہ پیش فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: اس وقت انوار العلوم کی چھبیس (26) جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان میں چھ سو ستر کتب لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ خطبات محمود کی انتالیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم کی انسٹھ سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کی دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تفسیر تھے، ان کے 3094 صفحات ہیں۔ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن جمع کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک نو ہزار صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے۔

☆......☆......☆

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330

طالبِ دعا: جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

موجودہ صورتحال میں جبکہ حکومت کی طرف سے مسجدوں میں نماز باجماعت پر پابندی ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے گھروں میں نماز جمعہ پڑھی جا رہی ہے، احباب کی سہولت کیلئے خطبہ ثانیہ اعراب کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے تا کہ اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ خیال رہے کہ یہ خطبہ ثانیہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ ثانیہ سے سُن کر لکھا گیا ہے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں''

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالبِ دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں''

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افرادِ خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں''

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالبِ دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

ٹول فری نمبر: 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

میں اس موقع پر آپ کو وطن کی محبت اور اس سے وفا کی نصیحت کرتا ہوں

حالات جیسے بھی ہوں آپ کو حبّ الوطنی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اپنے ملک کی خیر خواہی کیلئے دعائیں کرنی چاہئیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ وطن سے محبت ایک حقیقی مسلمان کے ایمان کا جزو ہے

اس لیے آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو معاشرے کیلئے مثبت اور نافع الناس وجود بنائے

ملک وقوم کی خدمت اور اس کے قوانین کی پابندی میں عمدہ نمونہ پیش کرے، آپ سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ملک کی عزت اور وقار کو مجروح کرتا ہو

خلافت سے وابستگی بہت ضروری ہے، اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ہم میں خلافت کا نظام قائم ہے
پس اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے اور دین و دنیا کی حسنات سے حصہ پانے کیلئے ہمیشہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں

خصوصی **پیغام** سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع مجلس شوریٰ بھارت بمقام قادیان دارالامان منعقدہ 28، 29 فروری و یکم مارچ 2020

پیارے نمائندگان مجلس شوریٰ بھارت!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو اپنی مجلس شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو وطن کی محبت اور وفا، خلافت سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کے ہر ہر ارشاد کو لوگوں تک پہنچانے کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

آج کل دنیا میں ہر طرف بدامنی اور بے سکونی ہے۔ کوئی ملک یا خطہ اس سے محفوظ نہیں۔ کہیں امن وامان کی صورتحال خراب ہے۔ کہیں غربت و افلاس ہے۔ کہیں معاشرے میں طبقاتی اور نسلی مظالم ہیں اور اسی طرح مذہب کے نام پر بھی مشکلات اور شکایات ہیں۔ لیکن حالات جیسے بھی ہوں آپ کو حب الوطنی کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اپنے ملک کی خیر خواہی کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ وطن سے محبت ایک حقیقی مسلمان کے ایمان کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے احمدی اپنے وطن اور ہم وطنوں سے محبت کرتے ہیں اور پر امن شہری کی زندگی گزارتے ہیں۔ یہی آپ کا بھی مطمحِ نظر ہونا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو ہر قسم کے فساد اور شرارت سے باز رہنے کی تعلیم دی ہے۔ ملفوظات میں ایک واقعہ درج ہے کہ ایک دفعہ کالج میں، یونیورسٹی میں ایک ہڑتال ہوئی۔ اس کے بارہ میں آپ نے فرمایا کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائیک کیا تھا تو جو ہمارے لڑکے اس جماعت میں شامل تھے ان کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں۔ چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے۔

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 172 تا 173)

پس ایک احمدی کو ہر حال میں فتنہ و فساد سے دور رہنا چاہیے اور حب الوطنی کا بہترین عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ جو لوگ ہماری جماعت سے واقفیت رکھتے ہیں انہیں پتہ ہے کہ ہم سے بڑھ کر ملک کا وفادار شہری کون ہو سکتا ہے جن کو بار بار ملک کی خدمت کی تلقین کی جاتی ہے اور جن سے بار بار یہ عہد لیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ، ملک اور قوم کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے ہر دم تیار رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنی پیاری جماعت کو حکومتِ وقت کی اطاعت اور وفاداری کا درس دیا ہے۔ اس لیے آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو معاشرے کے لیے مثبت اور نافع الناس وجود بنائے۔ ملک وقوم کی خدمت اور اس کے قوانین کی پابندی میں عمدہ نمونہ پیش کرے۔ آپ سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ملک کی عزت اور وقار کو مجروح کرتا ہو۔

پھر خلافت سے وابستگی بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ہم میں خلافت کا نظام قائم ہے۔ ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کیے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لیے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ دنیا بھر کی جماعت وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی ہے اور دینی ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کیلئے اور دین و دنیا کی حسنات سے حصہ پانے کیلئے ہمیشہ خلافت کے ساتھ جڑے رہیں۔

آپ اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندہ بن کر جمع ہوئے ہیں۔ آپ کی اہم ذمہ داری خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کو آگے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ آج جبکہ ایم ٹی اے اور رسل و رسائل کے دیگر بہت سے ذرائع موجود ہیں اس کے باوجود بھی کئی لوگ ان سے استفادہ نہیں کرتے ایسے لوگوں تک خلیفۂ وقت کی آواز پہنچانی چاہیے۔ مثلاً جمعہ کے موقع پر خطبہ جمعہ کا خلاصہ سنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ پڑھ لکھ نہیں سکتے یا جو خطبے یا خطاب کی زبان نہیں سمجھتے ان کیلئے انکی زبان میں ترجمہ کا مستقل انتظام ہونا چاہیے۔ اسی طرح وہ لوگ جو جماعتی تربیت کا کام کرتے ہیں انہیں اپنی تقریروں وغیرہ میں بھی خلیفۂ وقت کی تقاریر اور خطبات میں سے نکات لے کر پیش کرنے چاہئیں۔ اس سے تربیت میں اکائی پیدا ہوگی اور یہ وہ وحدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے نظام کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب دنیا کے احمدی جب خلیفۂ وقت کی نصائح اور ہدایات سنتے ہیں تو ان پر غیر معمولی نیک اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بات روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربہ میں آتی ہے کہ ایک ہی بات کسی اور کی زبان سے سن کر سننے والے پر وہ اثر نہیں ہوتا جو خلیفۂ وقت کی آواز سن کر ہوتا ہے۔ اسکے پیچھے دراصل وہ محبت وعقیدت ہے جو اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں میں خلیفۂ وقت کیلئے پیدا فرمائی ہے۔ پس اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلیفۂ وقت کا حقیقی رنگ میں سلطانِ نصیر بنائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی ذاتی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1 مارچ 2018)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Propritor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

BOSCH
Invented for life

0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIPHOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

Love for All
Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے

(ملفوظات، جلد2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
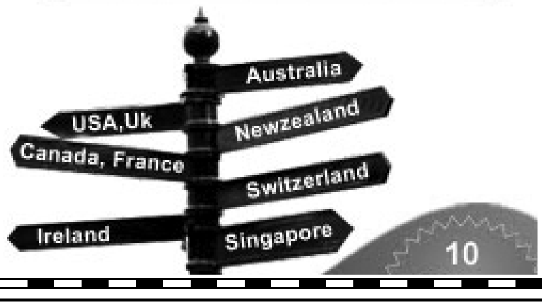

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 14 - May - 2020 Issue. 20

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت خباب بن ارتؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

لوگ انہیں سخت تکالیف دیتے تھے حتی کہ انہی کی بھٹی کے کوئلے نکال کران پر انہیں لٹا دیتے تھے اوراوپر سے چھاتی پر پتھر رکھتے تھے تا کہ آپ کمر نہ ہلا سکیں مگر باوجود اس کے آپ ایمان پر ثابت قدم رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8؍مئی 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں ایک بدری صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔ حضرت خباب کا تعلق قبیلہ بنوسعد بن زید سے تھا۔ ان کے والد کا نام ارت بن جندلہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں غلام بنا کر مکہ میں بیچ دیئے گئے۔ ابتدائی اسلام لانے والے اصحاب میں یہ چھٹے نمبر پر تھے اور اُن اولین میں سے تھے جنہوں نے اپنا اِسلام ظاہر کر کے اس کی پاداش میں سخت مصائب برداشت کئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دار اَرقم میں تشریف لانے سے پہلے اسلام لائے تھے۔

حضرت خباب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ ہمارے لئے نصرت طلب نہیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں سے ایک شخص کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا پھر اسے اس میں گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور وہ اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس شخص کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت ہڈیوں یا پٹھوں سے نوچ کر الگ کر دیا جاتا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی۔ اللہ کی قسم! اللہ اس کام کو ضرور پورا کرے گا، یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے کسی کا ڈر نہیں ہوگا، مگر تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

حضرت خباب سے مروی ہے کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمہ میرا قرض تھا میں اس کے پاس تقاضا کرنے آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں ہرگز تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو۔ میں نے اس سے کہا کہ میں آپؐ کا ہرگز انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مرے اور پھر زندہ کیا جائے۔ اس نے کہا کہ جب میں مرنے کے بعد زندہ کیا جاؤں گا تو اپنے مال اور اولاد کے پاس آؤں گا اس وقت تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ حضرت خباب کہتے ہیں کہ اسی کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں کہ اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ اَطَّلَعَ الۡغَیۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ۝ کَلَّا ؕ سَنَکۡتُبُ مَا یَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ۝ وَّنَرِثُہٗ مَا یَقُوۡلُ وَیَاۡتِیۡنَا فَرۡدًا ۝

کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے یقینا بہت سا مال اور بہت سے بیٹے دیئے جائیں گے۔ کیا اس نے غیب کا حال معلوم کر لیا ہے یا خدائے رحمان سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا ہم اس کے اس قول کو محفوظ رکھیں گے اور اس کے عذاب کو لمبا کر دیں گے اور جس چیز پر وہ فخر کر رہا ہے اس کے ہم وارث ہو جائیں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔

رسول اللہؐ حضرت خباب سے بہت الفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان کی مالکہ کو اس کی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا حضرت خباب کے سر پر رکھنے لگی۔ حضرت خباب نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا اللہ خباب کی مدد کر۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی مالکہ کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی اور وہ کتوں کی طرح آوازیں نکالتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ لگوا لے۔ چنانچہ حضرت خباب گرم لوہے سے اس کے سر کو داغتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت خباب حضرت عمرؓ کے پاس آئے انہوں نے حضرت خباب کو اپنی نشست گاہ پر بٹھایا اور فرمایا سطح زمین پر کوئی شخص اس مجلس کا ان سے زیادہ مستحق نہیں سوائے ایک شخص کے۔ حضرت خباب نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کون ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ بلالؓ ہے۔ حضرت خباب نے کہا کہ اے امیر المؤمنین وہ مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہے کیونکہ بلال جب مشرکوں کے ہاتھ میں تھے تو ان کا کوئی نہ کوئی مددگار تھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیا کرتا تھا مگر میرے لئے کوئی نہ تھا جو میری حفاظت کرتا۔ ایک روز میں نے خود کو اس حالت میں دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور میرے لئے آگ جلائی پھر انہوں نے مجھے اس میں ڈال دیا اور ایک آدمی نے اپنا پاؤں میرے سینے پر رکھ دیا۔ تو کوئی چیز ان کوئلوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہیں تھی سوائے جسم کی کھال اور چربی کے۔ وہی پگھل کر اس کو ٹھنڈا کر رہی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت خباب کے متعلق فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ رسول کریمؐ پر ایمان لا کر جن لوگوں نے سب سے زیادہ تکلیفیں اٹھائیں وہ غلام ہی تھے۔ خباب بن الارت جو لوہار کا کام کرتے تھے وہ ابتدائی ایام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے۔ لوگ انہیں سخت تکالیف دیتے تھے حتی کہ انہی کی بھٹی کے کوئلے نکال کر ان پر انہیں لٹا دیتے تھے اور اوپر سے چھاتی پر پتھر رکھتے تھے تا کہ آپ کمر نہ ہلا سکیں۔ ان کی مزدوری کا روپیہ جن لوگوں کے ذمہ تھا وہ روپیہ ادا کرنے سے منکر ہو گئے مگر باوجود ان مالی اور جانی نقصانوں کے آپ ایک منٹ کے لئے متذبذب نہ ہوئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔

آپؓ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک ابتدائی نو مسلم غلام، خباب کی پیٹھ ننگی ہوئی تو ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ان کی پیٹھ کا چمڑہ انسانوں جیسا نہیں جانوروں جیسا ہے۔ وہ گھبرا گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیا بیماری ہے؟ وہ ہنسے اور کہا کہ بیماری نہیں یہ یادگار ہے اس وقت کی جب ہم نو مسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے اور متواتر یہ ظلم ہم پر روا رکھے جاتے تھے اسی کے نتیجہ میں میری پیٹھ کا چمڑا یہ شکل اختیار کر گیا ہے۔

ابو خالد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب آئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کے دوست آپ کے پاس اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ آپ ان سے کچھ بیان کریں یا انہیں کچھ حکم دیں۔ حضرت خباب نے کہا میں انہیں کس بات کا حکم دوں ایسا نہ ہو کہ میں انہیں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

طارق سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ کے اصحاب کی ایک جماعت نے حضرت خباب کی عیادت کی انہوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوض کوثر پر جاتے ہو۔ حضرت خباب نے کہا کہ تم نے میرے سامنے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جو گزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اجروں میں سے کچھ نہ پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہمیں دنیا سے وہ کچھ حاصل ہو گیا جس کے متعلق ہم ڈرتے ہیں کہ شاید یہ ہمارے گذشتہ کئے گئے اعمال کا ثواب ہے۔ حضرت خباب بہت شدید اور طویل مرض میں مبتلا رہے۔

حضرت خباب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی کی رضا چاہتے تھے اور ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا ہم میں سے ایسے بھی تھے جو وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں اور ہم میں سے ایسے بھی ہیں جن کا پھل پک گیا اور وہ اس پھل کو چن رہے ہیں۔ حضرت مصعب احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے اور ہمیں صرف ایک ہی چادر ملی تھی کہ جس سے ہم ان کو کفناتے۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں نکل جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر نکل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔

زید بن وھب نے بیان کیا کہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ آ رہے تھے جب وہ جنگ کے بعد صفین سے لوٹ رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ کوفہ کے دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہمارے داہنی طرف سات قبریں ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے صفین کے لئے نکلنے کے بعد خباب کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے وصیت کی کہ انکو کوفہ سے باہر دفن کیا جائے۔ وہاں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے مردوں کو اپنے صحنوں میں اور اپنے گھروں کے دروازوں کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے مگر جب انہوں نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انہوں نے باہر دفن کرنے کی وصیت کی تو لوگ بھی دفن کرنے لگے۔ حضرت علی نے کہا اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی خوشی سے اسلام لائے اور انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے ہجرت کی اور ایک مجاہد کے طور پر زندگی گزاری اور جسمانی طور پر وہ آزمائے گئے یعنی ان کی جسمانی تکلیفیں اور بیماریاں بہت لمبی چلیں۔ پھر حضرت علی نے فرمایا کہ اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ حضرت علی ان قبروں کے نزدیک گئے اور کہا تم پر سلامتی ہو اے رہنے والو جو مؤمن اور مسلمان ہو۔ تم آگے جا کر ہمارے لئے سامان کرنے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے عنقریب تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ ہمیں اور انہیں بخش دے اور اپنے عفو کے ذریعہ ہم سے اور ان سے درگزر کر۔ خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور جو اس کی ضرورت کو پوری کرنے والی چیز ہو وہ اس پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے۔ حضرت خباب کی وفات 37 ہجری میں 73 برس کی عمر میں ہوئی تھی۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad